

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانوالا واحد اخبار

ضوابط

چندہ سالانہ

عوام سے تین روپیہ سے
چندہ ششماہی ایک روپیہ بارہ آنے تک
چندہ سالانہ سریتوں سے دس روپے
چندہ سالانہ امراء سے
پانچ روپے
چندہ سالانہ ممالک غیر سے

آٹھ تھلنگ

۲

مقاصد

(۱) اسلام کی غمیوں اور
برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی
فضیلت ظاہر کرنا۔
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے
اہم فرض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حلوں کا کمال
اور صحیح جواب دینا
(۴) راجی اور رعایا کے
تعلقات کو مضبوط و مستحکم
بنانا۔

نئی کتب

میراہ کی

۳

۱

کوشا مع ہوتا

۳

۱

جلد (۲۶)

اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۳ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ نمبر (۱۹)

آنحضرتؐ کی گورمھی سیر پر سکھوں کے چوٹی کے فاضلوں کا زبردست تحقیر

گورمھی دانوں اور پنجابی بھائیوں کو اسلام کے متعلق پورا پورا علم اور واقفیت ہو سکتی ہے
حضرت محمد صاحب رصلی اللہ علیہ وسلم کا خدا پر کامل بھروسہ، قوت ارادی، مضبوطی،
اور مصائب میں بے نظیر صبر اور ان نجات تبلیغی سعی اور اعلیٰ تدبیر وغیرہ صفات حسنہ غیر معمولی
دنک میں قابل تعریف ہیں علم دوست لوگ اور متلاشیان حق کو اس گورمھی کے پڑھنے کیلئے
ہم خاص طور پر سفارش کرتے ہیں۔

دستخط (سردار بہادر) بھائی ارجن سنگھ جی رئیس باگڑیاں

دستخط (سردار بہادر) بھائی کاہن سنگھ جی ناچھہ

سائز ۲۹ x ۲۲ صفحات ۵۵ جلد سنہری - کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۰/۸ کاغذ رسمی ۸/۸ محصول ڈاک علاوہ
گورمھی داں سکھوں اور ہندوؤں کو دینے کے لئے بے نظیر روحانی تحفہ۔ ایک صاحب ہمت
دوست کی فیاضی سے کچھ جلدیں سکھوں اور ہندوؤں میں محض محصول ڈاک کے وصول ہونے پر
مفت دی جائیں گی۔ محصول ڈاک ۵/۸ اگر ٹکٹوں کی صورت میں بھیجا جائے تو فائدہ رہے گا۔

جن کی درخواستیں پہلے آئیں گی، انہیں ترجیح رہے گی۔
ملنے کا پتہ: فیچر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ صاحب آت یا گڑیاں سے خاندان کے لئے تمام سکھوں
کے دلوں میں بہت احترام ہے۔ سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ جی آت ناچھہ کے متعلق سب
سکھ مانتے ہیں کہ دو سو سال کے عرصہ میں سکھوں میں کوئی ایسا زبردست فاضل پیدا نہیں
ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمھی سیرت (پوتر جیون) پر ان ہر دو بزرگوں کا زبردست
ریو بدورج ذیل ہے:-

گورمھی کا قول ہے کہ سعید الغفرات لوگ ہی اپنے بزرگوں کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ مذہبی
رہنماؤں کے براہ نصائح اعمال و اقوال بنی نوع انسان کیلئے بہترین رنگ میں سنہائی کا
موجب ہوتے ہیں دنیا میں جس قدر بزرگ گزر رہے ہیں۔ سب کی کوشش مخلوق خدا کی اصلاح
ہی ہو اور ان کے پیر و نصائح سے فائدہ اٹھانا۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ ایڈیٹر
صاحب اخبار نورمھی گورمھی میں لکھی ہوئی پوتر جیون نامی کتاب کہ ہم نے بغور پڑھا ہے
اس میں حضرت محمد صاحب رصلی اللہ علیہ وسلم کے تاریخی حالات اور وقتاً فوقتاً جملوں
نے اپنی اور نصیحتیں کیں اور بے شمار ازالہ شکوک وغیرہ قرآن شریف اور دیگر اسلامی
کتب سے لے کر نہایت بہترین رنگ میں مدعا کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے

آنحضرت ﷺ غیر مسلم لیڈر کی نظر میں

اسلام کس طرح پھیلا

(از جناب گاندھی جی)

”جب مغرب تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تو آسمان مشرق سے ایک روشن ستارہ طلوع ہوا۔ اور اس نے سسکتی ہوئی دنیا کو آرام اور روشنی دی، اسلام جھوٹا مذہب نہیں۔ اگر ہندو بڑے احترام کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں تو وہ بھی میری طرح اسلام کے شہدائی ہو جائیں گے۔ میں نے احوال کبار کے بعد حضور پیر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی پڑھے۔ جب میں نے دوسری جلد ختم کی تو میرے دل میں رہ رہ کر یہ کسک پیدا ہوتی تھی کہ کاش کتاب میں اس عظیم الشان ہستی کی حیات کے متعلق کچھ اور حالات لکھے ہوتے مجھے پہلے سے کہیں زیادہ اس بات کا یقین ہو گیا کہ اس زمانہ میں اسلام نے بڑی شمشیر اقتدار حاصل نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہ نتیجہ تھا پیغمبر اسلام کی انتہائی سادگی کا۔ آپ کی قطعی نفس کشی کا آپ کے ایمانے عہد کا۔ احباب اور پیروں سے آپ کی بے پایاں محبت کا۔ آپ کی بے خوفی کا۔ خدا تعالیٰ کی ذات اور اپنے مشن پر بھروسے کا۔ وہ تلوار نہ تھی بلکہ یہی باتیں تھیں جنہوں نے ہر مشکل پر عبور پایا اور ہر رکاوٹ کو دور کیا۔“

مذہب اسلام میں تقویٰ و پرہیزگاری کی بلند ترین معیار

(از سرولیم میو صاحب)

”ہم کو بغیر کسی پس و پیش کے تسلیم کرنا پڑے گا کہ جزیرہ مغرب میں صدیوں سے تو ہم پستی کے جو زیادہ گھٹاؤ نے عناصر محیط تھے۔ اس مذہب نے ان میں سے بغیر کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ اسلام کے نعرہ جنگ کے سامنے بہت پستی کا فورہ سو گئی۔ حضرت محمد کے پیروں کے دلوں اور زندگی میں خدا کی وحدانیت اس کی لامحدود اتمکیت اور ایک مخصوص نفوذ انکس طاقات کا عقیدہ رائج ہو گیا۔ اس طرح جس طرح خود رسول کریم کے دل میں تھا۔ مشیت ایزدی کے سامنے قطعی طور پر منہ باری ڈال دینا اور اس کی اطاعت کرنا مذہب کا اولین لازمہ قرار دیا گیا۔“

اسلام میں مجلسی خطبوں کی بھی کمی نہیں۔ حلقہ گونان اسلام میں بھائیوں بھائیوں کی سی محبت ہے۔ بوجہ کشتی کی ممانعت

یتیموں کی حفاظت اور پرورش ضروری قرار دی گئی ہے۔ غلاموں کے نیک سلوک کا حکم ہے۔ شراب جیسی نشہ آور چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ مختصر یہ کہ دین محمدی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے تقویٰ و پرہیزگاری کا ایسا معیار پیش کیا ہے جو دوسرے مذاہب میں غفاری

ہندوستان کی بہتری کا ذریعہ۔ مسلمانان فتح کریں

(از ڈاکٹر سر راجندر ناتھ صاحب ٹیگور)

”وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام اپنی ناقابل انکار صداقت اور روحانیت کے ذریعہ سب کو اپنے اندر جذب کر لے گا۔ وہ زمانہ غریب انبیا الہی جبکہ اسلام ہندو مذہب پر غالب آ جائیگا۔ اور ہندوستان میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ ممکن ہے ہندو مت گذشتہ زمانہ میں ایک زندہ مذہب رہ چکا ہو۔ اور ہندوستان کے باخبرے جبراً مسلمان کئے گئے ہوں۔ مگر کون کہہ سکتا ہو کہ اس میں کس کو شک ہو سکتا ہے کہ مسلمان ہندوستان کو فتح کر لیں گے اور اس کو اپنے قبضہ میں رکھیں تو اس میں ہندوستان کی بہتری ہو گی۔ اور یہ امر اس کے لئے باعث فلاح و بہبود ہو گا۔“

عقدہ مشرق و مغرب کا حل صرف اسلام میں ہے

(از پروفیسر ایچ۔ اے آر گب)

”یورپ مشرق سے اپنے تعلقات کے معاملہ میں جس عقدے سے دوچار رہے۔ اس کا حل بشیر اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اسلام اور یورپ متحد ہو جائیں تو امن و آشتی سے اس عقدے کی گرہ کشائی کی امید بے حد بڑھ سکتی ہے۔ لیکن اگر یورپ اسلام کا تعاون حاصل نہ کیا۔ اور اسے اپنے حریفوں کے آغوش میں پھینک دیا تو نتیجہ دونوں کے لئے لاکھ بار آور تباہی خیز ہو گا۔“

یورپ کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا

(از جارج برنارڈ شا)

”میں ہمیشہ سے دین اسلام کو اس کی حیرت انگیز طاقت کی وجہ سے نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میرے خیال میں صرف یہی ایک مذہب ہے جو بغیر زمانہ کے ساتھ دینے کی صلاحیت

رکھتا ہے۔ جسے ہر زمانہ میں قبولیت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا میرے جیسے بڑے آدمیوں کی پیشگوئیوں کو بہت اہمیت دیگی۔ میں نے اسلام کے متعلق یہ پیشگوئی کی ہے کہ وہ جس طرح آج یورپ میں قبول ہونا شروع ہوا ہے۔ کل بھی ہو گا۔“

فزون وسطے کے پادری جیل و نادانی یا تعصب مذہبی کی بنا پر اسلام کا نقشہ نہایت تاریک اور بھیا نک کھینچتے رہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ انھیں تعلیم ہی دی جاتی تھی کہ وہ محمدؐ، ”بشر“ اور اس کے دین سے متنفر رہیں۔ ان کے نزدیک محمدؐ دشمن مسیح تھے۔ میں نے ان کی اس حیرت انگیز شخصیت کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ کو دشمن مسیح نہیں بلکہ ذریعہ انسانی کائنات و بندہ کہنا لازم ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر آپ جیسا کوئی انسان عصر جدید کا ڈکٹیٹر یا مختار مطلق بن جائے۔ تو اس کی ساری گتھیں کو ایسے طریق سے سمجھا کے رکھے جس سے دنیا کو امن و مسرت حاصل ہو جس کی اشد ضرورت ہے۔“

کسی مبارک ساعت میں پروردگار عالم نے انھیں حیات ابدی عطا فرمائی۔ دولت، عزت اور فخر کی خواہش سے انھوں نے مذہب حق کی اشاعت و تبلیغ نہیں کی۔ تاج حکومت ان کے نزدیک ذیل چیز تھی تخت شاہی کو وہ ٹھکانے تھے وہ دنیاوی توحیات کے بھوکے نہیں تھے۔ موت و حیات کے پیچیدہ مسائل کا کھولنا ان کی حیات کا اصلی مقصد تھا۔ اس کلام کے پورا ہوتے ہی وہ دنیا سے پردہ فرما گئے۔“

(شیو نرائن دودھی مصنف محمد جہلم)

ہر ایک ذریعہ انسان کی روح کو تسکین اور جہالت لاعلمی کے سمندر میں ڈوبی ہوئی ان فی طانت کو معرفت الہی حاصل ہوئی۔ پھر اگر حضرت محمدؐ خدا کی جانب سے نہیں تھے۔ تو میں علی الاعلان کہوں گا کہ خدا نے کبھی کسی ان کو پیغمبر یا اوتار بنا کر اس دنیا میں نہیں بھیجا۔“

(پروفیسر ہری پرشاد شاستری جی۔ ایچ ڈی)

حضرت محمدؐ سے زیادہ کامیاب مصلح تھے کہ آپ کی تعلیمات کو عالمگیر شہرت اور عامۃ الناس کی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس نقطہ نظر سے بھی کہ انسان کو دنیا نہیں اپنے کامل انسان بنایا

(راج کمار مادھوری صاحبہ بی۔ اے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَنُصَلِّیْ عَلَیْ رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

وید اور سکھ دھرم

۲۳ مئی کا پرکاش لکھتا ہے کہ "شیر پنجاب سکھوں کے نمائندہ اخبار کہا جاتا ہے۔ اور اس کا ایڈیٹر گرنٹھ صاحب اور گورو نانک دیو اور دوسرے گوروں کا شبشبہ (چیلہ) کہلانے میں مقرر سمجھتا ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ گورو نانک دیو جی نے گرنٹھ صاحب میں جگہ جگہ ویدوں کو اشیوری گیان (خدا کی کلام) اور ست و دیواؤں کا لپٹک کہا ہے۔ اور اپنے شبشبہ (چیلوں) کو ان کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ وہ ویدوں کا مذاق اڑانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اگر اسے اپنے گوروں کا سچا شبشبہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو جن ویدوں کی تعظیم اس کے گوروں نے واجب قرار دی ہے۔ ان کا مذاق اڑا کر وہ سکھ کہلانے کا حق ہے یا کیا ایسا کر کے وہ نافرمان برداری کا ثبوت نہیں دے رہا؟"

قابل غور بات یہ ہو کہ کیا واقعی سکھوں کے گورو صاحبان نے ویدوں کی تعظیم کی ہے؟ تعظیم سے میری مراد ہے۔ ویدوں کو خدا کی کلام ماننا۔ اگر سکھوں کے واجب الاحترام گورو صاحبان نے واقعی ویدوں کی ان معنوں میں تعظیم کی ہو تو اس صورت میں کسی سکھ کا ویدوں سے مذاق اڑانا واقعی بہت ہی نامناسب بات ہے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر اس حالت میں اختلاف رائے تو ہو سکتا ہے مذاق کا سوال پیدا نہیں ہونا چاہئے لہذا میں اس ہم پلو کو مد نظر رکھتے ہوئے شری گورو گرنٹھ صاحب کی اوراق کردنی کرتا ہوں کہ سکھوں کے اس واجب الاحترام گرنٹھ میں جو گورو صاحبان کے واجب الاحترام اقوال کا مجموعہ ہے۔ وید کو کیا جگہ دی؟ چنانچہ شری گورو گرنٹھ صاحب آدھوڑ محلہ ہلہ میں گورو صاحب فرماتے ہیں۔

شاست وید کے کھڑو بھائی اکرم کر سناری

پاکھنڈ میل نہ چوکی بھائی انتر میل کاری

یعنی شاست اور ویدوں کی تعظیم سے دل دنیوی کہ ورتوں سے

علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

اس شلوک میں گورو صاحب نے ویدوں پر اپنی کسی شر و حیا یا عقیدت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اس شلوک سے جو نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ وہ ایڈیٹر صاحب پر کاش کے نتیجہ سے بالکل مختلف ہے۔ پھر آگے گرنٹھ صاحب مورخہ محلہ تین میں لکھا ہے۔

پنڈت میل نہ چوکی ہے وید پر مھے جگ چلا

یعنی اگر چار جگہوں یعنی ست جگہ۔ دواپر۔ ترتیا۔ کلجگ۔ مطلب یہ کہ شروع دنیا سے آخر دنیا تک ویدوں کا سمرن کیا جائے۔ تو بھی کتنی کا ملنا مشکل ہے۔ اس جگہ بھی گورو صاحبان نے جو وید مقدس کے لئے اظہار رائے فرمایا ہے۔ وہ کسی ضاحت کا محتاج نہیں۔ پھر گرنٹھ صاحب آئندہ محلہ تین میں ارشاد ہوتا ہے۔

تسرت شاست پن پاپ ویکرتے سار نہ جانی

شلوک کے اس حصے کا میں ترجمہ کر دیتا بھی پسند نہیں کرتا۔ پھر شری گرنٹھ صاحب دھنا سری محلہ پانچ میں یہ لکھا ہے۔

"پڑھو رے سگلے وید نہ چو کے من بھید"

یعنی چاروں وید رنگ۔ بھیر سام۔ آتھرو کے پڑھنے سے دل کا بھید دور نہیں ہو سکتا۔ یہاں بھید سے مراد اطمینان قلب ہے۔ پھر شری گرنٹھ صاحب ملار محلہ تین میں گورو صاحب فرماتے ہیں کہ

پڑھو پڑھو پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس

ہر نام چت نہ آوی نہ نج کر ہوئے پاس

یعنی رشی منی اور پنڈت بھی ویدوں کو پڑھو پڑھو کر تھک گئے مگر معرفت سے بیگانہ رہے۔ پھر شری گورو گرنٹھ صاحب رام کلی محلہ پانچ میں یہ لکھا ہے کہ

ہمانہ جانے وید برہمانہ جانے بھید

اوتار نہ جانے انت پریشور پار برہم ہے انت

یعنی وید مقدس خداوند تعالیٰ کی توفیق سے عاجز برہما اندر کے راز سے قاصر اور اذکار خدا کی کہنے سے بیگانہ۔ کیونکہ اس کی ذات والا صفات محیط اکل اور سب سے ارفع ہے۔

یہ مذکورہ صدر اقوال جو گورو صاحبان کے ہیں اور شری گورو گرنٹھ صاحب میں درج ہیں۔ اس سے صحت ظاہر ہے۔ کہ گورو صاحبان ویدوں کو کلام الہی نہیں سمجھتے تھے۔ ان اقوال

ترجمہ اور مطلب میرا کرنے میں میں نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور اگر میں لفظ بلفظ اس کا ترجمہ دیتا تو شاید وہ آریہ صاحبان وغیرہ کے لئے موجب تکلیف ہوتا۔ ان اقوال کی موجودگی میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ گورو صاحب ویدوں کے قائل تھے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اگر ایسا نہیں تو آریہ صاحبان وغیرہ کو یہ غلط فہمی کیوں لگی کہ گورو صاحبان ویدوں کے ماننے والے تھے۔ تو اس کی وجہ صحت ہے۔ وہ یہ کہ گورو صاحبان کا مذہبی تمدن تو اس بات کا روادار نہیں مگر رواجی تمدن نے سکھوں کو ہندوؤں کے بہت قریب کیا ہوا ہے۔ اور جب تک سکھ اپنے اصلی تمدن کی طرف نہیں آئیں گے وہ آئے روز اس غلط فہمی کا شکار ہوتے رہیں گے۔ نہ صرف شکار ہی بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا وقت بھی آجائے۔

کہ بعد ویدوں کا تمدن سکھوں کو اپنے میں جذب ہی کر لے۔ اگر سکھ صاحبان اس خدشہ سے بچنا چاہتے ہیں اور اپنی مذہبی فوری اور ہی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو انھیں اپنے اس تمدن پر جو گورو صاحبان نے کمال دانش سے ان کے لئے وضع کیا سختی سے قائم ہو جانا چاہیے۔ اگر وہ ایسا کر سکیں

تو یقیناً وہ آنے والے خطرہ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ورنہ یہ قوی احتمال ہے کہ کوئی وقت ایسا آجائے جب ہندوؤں کا تمدن سکھوں کے تمدن پر غالب آجائے۔

میں نے محض سکھوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کیلئے لکھا ہے۔ کیونکہ اقوام کی تاریخیں اس بات کی بہترین شاہد ہیں۔ کہ بعض اوقات ایک قوم کے تمدن نے دوسری قوم کے تمدن پر ایسے نامعلوم رنگ میں اثر کیا ہے کہ اس قوم کی اسی وقت

میں کھیں کھلیں جب وہ دوسرے کے تمدن سے بالکل موثر ہو چکی تھیں۔ ہر ایک قباحت کا شروع میں علاج کرنا بہت آسان ہے۔ مگر کچھ وقت گزرنے کے بعد اس کا علاج طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سکھ صاحبان ابھی سے متوجہ ہوں۔ یقیناً وہ ایسا کر کے اپنی قوم اپنی تہذیب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

مذہب اور اپنے تمدن کو محفوظ کر لیں گے۔

شذرات

ہندوؤں کی تعلیمی دور

۱۸ مئی کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "کتنا ہمارا دیالہ جالندھر

میں ڈیڑھ سال جیل بٹھانے کے بعد باہر آئے ہیں اپنے رفقاء کے ہمراہ دہرم پورہ پہنچے۔ جہاں ان کا ست نادر استقبال کیا گیا۔ ان کے اعزاز میں ایک جلسہ باہان سنگھ گاکا کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں بابا گھرک سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہما تم گاندھی اور کانگریس والوں سے چھوٹے نہیں۔ ان لیڈروں نے قوم کا بیڑہ غرق کر دیا..... خالصہ کانگریس کے پاس کیوں جلتے۔ کانگریس خود خالصہ کے پاس کیوں نہ آئے۔ ہم نے یہ لیڈر دیکھے ہوئے ہیں۔ اگر ہم منظم ہو جائیں تو کانگریس خود آئے گی نہ تو رپورٹ کہتی ہے کہ خالصہ اتنا زبردست ہو کہ اپنا حق مانگتا ہی نہیں۔ میں دیکھوں گا کہ میری قربانی کا مقابلہ کانگریس کس طرح کرتی ہے۔ ہما تم گاندھی کا فارمولہ مجھے پسند نہیں..... آج کانگریس میں لاکھوں کی کوری جنٹی بھی قدر نہیں ہے۔ ہم ہما تم گاندھی اور کانگریس والوں سے چھوٹے نہیں ہیں۔ ان لیڈروں نے قوم کا بیڑہ غرق کر دیا ہے ہم ہما تم گاندھی اور پنڈت جواہر لعل کی آرٹ فیل کی پروا نہیں کرتے۔ جب وہ مرزت کریں گے تو ہم کانگریس میں داخل ہوں گے خالصہ جی کا یہ متانہ فقرہ کسی تشویش کا مخرج نہیں۔

وید اور آریہ سماج

ہرمی کا پرکاش لکھتا ہے کہ کیا آپ سچ سچ ویدوں کو اپنا دھارما گرتھ (مذہبی کتاب) مانتے ہیں؟ اگر ہاں تو بتائیے کہ وید سنگتائیں آپ کے گھر میں موجود ہیں؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آریہ سماجی دوستوں کا اپنے دھارما گرتھ یعنی وید سنگتائیں موجود نہیں ہیں۔ تو پھر وہ کہہ کر تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ کس حوصلہ پر آئے رہے؟ عیسائیوں اور مسلمانوں وغیرہ سے مباحثات کی طرح ڈالتے رہتے ہیں۔ جبکہ ہو سکتا ہے کہ ان مباحثات کرنے والوں نے وید مقدس کی شکل بھی ایک آدھو بار ہی دیکھی ہو ضرورت ہے کہ آریہ سماج بجائے بحث مباحثہ کے ملک کی فضا کو خراب کرے۔ انہا سب زور ویدوں کے پڑھنے پڑھانے پر دے۔

ہرمی کا پرکاش لکھتا ہے کہ باقاعدہ پرچارک (مبلغ) مقرر ہوتے تو ہندو مذہب پر پریس نے اس طرح خاموشی اختیار کی کہ گویا حس ہی جاتی رہی ہے۔ کیا اسی کا نام ہمول پستی ہے اب آگے دستبردیتا کیوں بن گئی ہے اصولاً پندھی کو فی حد ہونی چاہیے۔

ساہوکارہ قانون کی عام قبولیت

ساہوکارہ سٹم نے جو عوام کا خون چوسا ہے و انہرمین الشمس۔ اور اسی قباحت کو دور کرنے کے لئے پنجاب میں ساہوکارہ قانون پاس ہوا جس سے لوگ اس دستبردیتا اندھی لوٹ سے کافی حد تک محفوظ ہو گئے۔ اس پر پنجاب کے ساہوکاروں کا شرمچانا ایک قدرتی بات تھی۔ مگر وقت آیا جبکہ اور نوادہ ہندو ریاستوں کو بھی اس قانون کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ ہرمی کا پتا لکھتا ہے کہ اندور لیجسلیٹو کونسل نے ساہوکارہ قانون پاس کر دیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بل عوام کے لئے کس قدر مفید ہے۔

آریہ مورتنی پوجا کی حمایت میں

ہرمی کا پرتاب لکھتا ہے کہ پونا مارٹنی مندر کے گرفتار شدگان میں مندر کے دوڑ سٹی اور دیگر سرکردہ اصحاب شامل ہیں۔ سنیہ آگرہ کرنے میں آریہ سماجی اور سنان دھرمی کی تمیز نہیں رہی۔ اگرچہ آریہ سماجی مورتنی پوجا کو نہیں مانتے۔ جب آریہ مورتنی پوجا کو نہیں مانتے تو مورتنی پوجا کے لئے سنیہ گروہ کے معنی کیا؟ کیا اس کا یہ صاف مطلب نہیں کہ آریہ سماجی مورتنی پوجا کو چنداں عزیز نہیں سمجھتے۔ ورنہ وہ ایسا کیوں کرتے۔ گو اسلام کی دیکھا دیکھی آریوں نے مورتنی پوجا سے بیزاری کا اظہار تو کیا مگر نقل نقل ہے اور اصل یہ اسلام کو ہی محترم ہے۔ کہ اس نے جس بدی کو لیا اس کے لئے اپنی سوسائٹی میں کوئی جگہ نہ چھوڑی۔ کہ یہی مسلمان مورتنی پوجا (دبت پستی) نہ کر سکتا ہے۔ اور نہ اس کا حامی ہی بن سکتا ہے۔ اگر وہ الیہا کرے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

خالصہ جی کا نعرہ حق

ہرمی کا پرتاب لکھتا ہے کہ بابا گھرک سنگھ جو حال ہی

میں اسٹریٹ کے لچکی حیثیت رکھتا تھا۔ اس سال سے وہ گری کا لچ بن گیا ہے۔ گویا یہ آریہ سماج کا زمانہ کا لچ ہے۔ اور عورتوں کے لئے ان کا ایک مذہبی کا لچ ڈیرہ دونوں میں علوہ ہے عورتوں کے لئے ہائی تعلیم مفید ہے یا نہیں اور اس کا اثر گھریلو زندگی پر کیسا اور کس رنگ میں چسکتا ہے۔ یہ ایک قابل غور سوال ہے جو تاحال زیر تصفیہ ہے۔ مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہماری ہمسایہ قوم اس میدان میں بڑی تیزگامی سے کام لے رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اس طرح توجہ دیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر تعلیم اپنے صحیح معنوں میں ہو تو وہ بہت بابرکت بن سکتی ہے۔ مگر یہ کہ جو کورس مردوں کے لئے ہے وہی کورس عورتوں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے۔ گو اس کا فیصلہ تو کوئی ماہر تعلیم ہی کر سکتا ہے۔ مگر بادی النظر میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ عورتوں کا کورس مختلف ہونا چاہیے۔ جس سے گھریلو زندگی خوشگوار ہو سکے۔ ضرورت ہے کہ ذمہ دار لوگ اس پر غور کریں ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ موجودہ تعلیم کہیں خانگی زندگی کو تیلج نہ کر دے۔

ٹیمپل سوسائٹی اور ہیرا لعل گاندھی

ہرمی کا پرتاب لکھتا ہے کہ "شرعی سوامی جیدانت جنرل سکریٹری آل انڈیا شری دھانند شری سبھا بہ ہمراہ شرعی بیت ہیرا لعل گاندھی سینٹر ہما تم گاندھی ٹیمپل سوسائٹی میں تشریف لگئے۔ جہاں کہہ سوامی جیدانت جی نے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں ٹیمپل سوسائٹی کے موقع پر تقریر کی منقبات کے نقصانات بیان کرتے ہوئے ان سے پرہیز کرنے کی تلقین کی۔ بہتر ہوتا کہ ہیرا لعل گاندھی کا بھی اس موضوع ٹیمپل سوسائٹی میں لیکچر کروایا جاتا۔ تاکہ وہ اپنا تجربہ بھی بیان کر سکتے۔ کہ انھیں جو شراب پینے کی لت ہے آیا شدھی سبھا کے پرچارک بننے کے لئے انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔ اور جھوٹے کے لئے جو انھوں نے فوائد محسوس کئے اس سے پبلک کو مستفیض کرتے۔ مسلمان ہو کر جب انھوں نے اسلام کی تائید میں لکچر دینے شروع کئے۔ تو ہندو پریس اور خصوصاً آریہ پریس نے انھیں پرہیز لکھا تھا کہ مسلمان ایک شرابی کے مسلمان بنانے اور اس کے لیکچروں پر کوئی غور نہیں کر سکتے مگر جب وہ مخوف ہو کر پھر ہندو یا آریہ

لوگ ویڈیو نہیں سمجھتے

سہی اخبار آگے جا کر اپنے اسی سلسلہ میں لکھتا ہے کہ:-
 "میں مانتا ہوں کہ مول (متن) وید بہت سے لوگوں کے کام کی چیز نہیں۔ لوگ اس کے پڑھنے اور سمجھنے کے قابل نہیں اس سچائی کے انہماک کے لئے میں ایڈیٹر صاحب پر کاش کو مبارکباد دیتا ہوں جب صورت حال یہ ہے تو پھر آریہ سماج کس منہ سے لوگوں کو ویدوں کی دعوت دیتے کا بارہ کرنا ہے یہ صحیح ہے کہ لوگ ویدوں کو نہیں پڑھ سکتے۔ تو پھر آریہ سماج ہمت کر کے ویدوں کا ترجمہ کیوں نہیں کر دیتا۔ کیا آریہ سماج میں کوئی ایسا وودان نہیں جو ویدوں کا ترجمہ کر سکے۔ مول یہ چاہتا ہے کہ جب تک یہ لوگ خود ویدوں کو نہ سمجھیں۔ یا ویدوں کے تراجم کو چمک میں نہ لائیں۔ تب تک لوگوں کو وید کی طرف بلانے سے اجتناب کریں۔"

اچھا نمونہ

۱۶ مئی کو قریباً گیارہ بجے سلسلہ کے ایک ضروری کام کے لئے مجھے خطرات دعوت و تبلیغ کے دفتر میں جانا پڑا۔ کلک صاحب سے دریافت کیا کہ میں ناظر صاحب دعوت و تبلیغ سے ملنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ناظر صاحب بالائی منزل پر ناظر صاحب اعلیٰ کے پاس ہیں یہ جواب سنکر واپس آ رہا تھا۔ اتفاقاً حسنہ سے مجھے سید محمد اسماعیل صاحب سیرنڈنٹ دفاتر ملے۔ انھوں نے کہا کہ آپ اس گرجی میں آئے اور پھر فوراً ہی واپس میں نے کہا کہ میں ناظر صاحب دعوت و تبلیغ سے ملنا تھا۔ وہ ناظر صاحب اعلیٰ کے پاس میں۔ انھوں نے کہا کہ آپ اس چمچلاتی دھوپ میں آدھ میل سے دوبارہ پھر کیسے آئیگی۔ آپ میرے ساتھ تشریف لائیے۔ میں ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو اطلاع دیتا ہوں۔ مجھے انکے اس خیر نیا نہ طرز عمل سے بہت خوشی ہوئی۔ اگر سب کارکنوں میں ایسا مبارک جذبہ پیدا ہو سکے تو ہمارے برادرانہ تعلقات زیادہ مضبوط اور خوشگوار ہوسکتے ہیں۔

تبلیغ اسلام کا نیا باب

۱۶ مئی کے پرچم سے دوستوں کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ایک

صاحب ہمت دوست الدین نے انھیں حیات دارین کا وارث بنانے کے لئے ڈیڑھ سو روپیہ غیر مذہب میں تبلیغ کے لئے ارسال فرمایا جس سے غیر مذہب کے ۷۸ افراد آحضرت علیہ السلام علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور سیرت عالیہ اور قرآن کریم کی روحانی تعلیم سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ جس کی مفصل رپورٹ ۷ مئی کے نور کے صفحہ ۱۲ پر ہو چکی ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل احباب اس روحانی تحفہ سے مستفیض ہوئے:-
 ڈاکٹر گویش سنگھ صاحب قادیان پوتر جیون ایک عدد ۱۰ سردار مالک سنگھ صاحب گجپاٹ سیدلین کول بازار امرت سر پوتر جیون ایک عدد ۱۰ سردار ارجن سنگھ صاحب سردار شاپ مال بازار امرت سر پوتر جیون ایک عدد ۱۰ سردار کرپال سنگھ صاحب لائن پرنٹنگ ٹھکانہ جلی قادیان۔ پوتر جیون ایک عدد ۱۰ سردار رنجیت سنگھ صاحب ساکن ہاڈل ڈاک خانہ و تھانہ طبی تحصیل فاضلکا ضلع فیروز پور قرآن مجید گورکھی ایک عدد دو روپے پوتر جیون ایک عدد ۱۰ میزان پانچ روپے دو آنے۔ بموجب رپورٹ اخبار نور جمع ہفتہ ۸۵/۴/- ۵/۵ مئی۔ باقی جمع ہفتہ ۷۵/۲/-

صرف حصول کی ادائیگی پر بہترین تبلیغی لٹریچر مفت دیا جائیگا گورکھی سیرت حجم سارٹھے پانچ سو صفحات۔ محصول اکٹایا آنے قرآن مجید گورکھی و ہندی تراجم سائز بڑا حجم آٹھ سو صفحات محصول اکٹایا آنے فی کاپی۔ بہتر ہو کہ محصول اکٹایا کی صورت میں بھیجا جائے۔ اس سے کفایت ہو سکتی جن اصحاب کی پہلے درخواستیں آئیں گی انھیں ترجیح رہے گی۔ ضرورت ہے کہ دوسرے احباب بھی اس کار خیر کی طرف توجہ دیں۔ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبیاں رکھتی ہے۔ مگر فرقان کریم کی مہر تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عالیہ اور اخلاق حسنہ سے دور افتادہ لوگوں کو سرفراز کرنا یہ جملہ نیکیوں کی سر تاج نیکی ہے۔ اور آج تبلیغ اسلام کی جس قدر اشد ضرورت ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور یہ پاکیزہ لٹریچر تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو جس حسن طریق سے پورا کر رہا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ جس قدر اس مفید لٹریچر کی زیادہ اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ اسی قدر غیر مذہب میں تبلیغ کا دروازہ فراخ ہوتا جائے گا۔

پریزیڈنٹ صاحب کا جواب

میں نے ۱۶ مئی کے نورس پریزیڈنٹ صاحب جمال ناؤن کی

مخاطب کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ:- "میں نے چکیوں کو ڈیڑھ سو روپے دیا ہے۔ یہ بھی قابل برداشت ہے۔ بشرطیکہ صفائی قادیان کی صفائی اتنی ہی بدتر ہے۔ جتنی کہ قیاسی ہو سکتی ہے۔ میں پریزیڈنٹ صاحب کی خدمت میں چند تجاویز رکھتا ہوں۔ اگر وہ توجہ فرمائیں تو ٹیکس بھی کم ہو سکتا ہے اور صفائی بھی بہتر۔ اگر ٹیکس جات کی نیلامی پر زور دیا جائے تو یہ ٹیکس جات کی نیلامی بجائے ایک ہزار کے دو ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ مگر ٹیکسوں کی نیلامی ایک گونہ حکمت کو چاہتی ہے۔ ٹیکسوں کی جتنی رقم زیادہ وصول ہو۔ اسی نسبت سے ٹیکس کو کم کیا جاسکتا ہے۔ صفائی کے لئے ٹیکسوں میں ایک ٹیکس کو ایک یا دو روپے زیادہ الاؤنس دیکر جمع کرنا دنیا چاہیے۔ جو ٹیکس اشد کرے۔ اور پھر ہر ایک وارڈ میں روزانہ اپنے علاقہ کی صفائی دیکھی جاسکتی ہے۔ اور پھر پریزیڈنٹ صاحب کو کم از کم ہفتہ میں ایک دفعہ تمام شہر کو پھر کر دیکھنا چاہیے۔ اگر ان تجاویز پر عمل ہو سکے تو انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر شہر صفی ہو سکتا ہے۔"

اس کے جواب میں پریزیڈنٹ صاحب جمال ناؤن نے لکھا ہے۔ جو بحسنہ درج ذیل ہے:-
 "اجنباء نور (قادیان) کی اشاعت مورخہ ۱۶ مئی کے میں کسی گمنام ہمدرد نے چند تجاویز لکھی ہیں جن پر عمل کرنے سے بقول ان کے ٹیکس جو زیادہ ہے کم اور صفائی جو خراب ہے بہتر ہو سکتی ہے۔ ایسی تجاویز اگر دیکھیں تو جو کسی سرسبز پھرے کے کون ہے جو ان پر عمل نہ کرے۔ اب تجاویز میں (۱) فرمائیں کہ ٹیکس جات کی نیلامی پر اگر زیادہ زور دیا جاوے۔ تو یہی ٹیکس جات کی نیلامی بجائے ایک ہزار کے دو ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ مجھے معلوم نہیں کہ تحریر کنندہ صاحب نے یہ کس طرح خیال کر لیا ہے کہ ٹیکس جات کی نیلامی پر زور نہیں دیا گیا۔ ہم نے تو کافی زور دیا۔ ہاں وہ لکھتے ہیں "ٹیکسوں کی نیلامی ایک گونہ حکمت کو چاہتی ہے" ممکن ہے صاحب موصوف کے دماغ میں کوئی حکمت مخفی ہو۔ مگر جب تک وہ بیان نہ ہو ہم اس کے حسن و قبح پر بحث نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس حکمت کا استعمال کرنا جائز بھی ہے یا ناجائز؟ ہاں اگر وہ پچیس فیصدی موجودہ رقم ٹیکس پر ٹیکس داران اور پچیس فیصدی کو دینے کا ذمہ لیں اور اس طرح باقی کم از کم پچاس فیصدی خود کمائیں تو اس ٹیکس داران سے مل کر ان کی طرف سے کوئی

کروں گا کہ وہ ٹھیکہ اُن کے نام منتقل ہو جاویں۔ بشرطیکہ رقم ٹھیکہ یا تو وہ ادا کر دیں۔ یا اس کے لئے مناسب ضمانت کا بندوبست کر دیں۔ اور دوسرا امر جو انھوں نے پیش کیا ہے۔ وہ ٹھیکوں میں سے ایک کو جمعہ دار بنانے کا ہے جس کو دور روپے زیادہ دیتے جاویں۔ دور روپہ زیادہ کا تو یہ مطلب ہے کہ وہ ٹھیکے کا کام بھی کرے اور جمعہ دار بھی ہو۔ اس قسم کی تجویز پر غور کیا گیا تھا مگر یہ قابل عمل ثابت نہیں ہوئی۔ اور اگر صرف اس کام کے لئے ایک آدمی دور روپہ زیادہ تنخواہ پر رکھنا مقصود ہے۔ تو وہ تو داروغہ ہی ہوا۔ جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں یہ تجویز اس اسامی کی کسی امیدوار یا اس کے ہمدرد کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔ مگر انھوں اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا سکریٹری اور پریذیڈنٹ اور وارڈمیں ان کا صفائی کو دیکھتے رہنا۔ یہ معقول بات ہے۔ اور جہاں تک حالات اجادت دیتے ہیں ایسا کیا بھی جاتا ہے۔ مگر اس کی اسباب اس سے زیادہ ہیں جو غالباً مقررہ ضوابط کی نگاہ دوہین سے اوچھل ہیں کیونکہ اُن پر ایک خاص رنگ کی عینک چڑھی ہوئی ہے۔ مولانجش پریذیڈنٹ ٹائون کمیٹی قادیان نور پریذیڈنٹ جس کی تحریریں درستی اور ذاتی جملے ہیں۔ اگر وہ چاہتے تو بغیر اس کے بھی اپنا جواب دے سکتے تھے اس معزز منصب کے معزز پریذیڈنٹ کو اس سطح سے اونچا ہونا چاہیے تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ٹھیکہ جات کی نیلامی میں پریذیڈنٹ صاحب نے کوشش نہیں کی۔ مگر کوشش کوشش میں فرق ہوتا ہے۔ سماں ٹون کمیٹی فتح گڑھ چوڑیاں وڈیرہ بابانانک وغیرہ سے پریذیڈنٹ صاحب کو معلوم کرنا چاہیے کہ وہاں کے ٹھیکہ جات ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء کے لئے کتنی کتنی رقم برپا ہوئے۔ پھر فتح گڑھ چوڑیاں وڈیرہ بابانانک اور قادیان کی آبادی کا تناسب کیا ہے؟ اس کے بعد وہ نہایت آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتے تھے کہ سماں ٹون کمیٹی قادیان کے لئے اس میدان میں کوشش اور جدوجہد کی ابھی کافی گنجائش ہے۔ دفتر میں بیٹھ کر ٹھیکس بڑھا دینا اور بات ہے اور ٹھیکہ جات کو جدوجہد سے زیادہ رقم برپا کرنا دوسری بات ہے۔

ناگوار گذرتا ہے۔ مگر یہ ناگواری اس وقت قابل برداشت ہو جاتی ہے۔ جب یہ ملک یہ دیکھے کہ اس کے لئے کم از کم کم ہوا تو ہمسایہ کی جارہی ہے۔ روشنی اور عمدہ سڑکوں کا ذکر ہی کیا۔ غالباً اس سے پریذیڈنٹ صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا کہ شہر کی صفائی کا معاملہ کافی حد تک قابل توجہ ہے اور پریذیڈنٹ صاحب کو اس کے متعلق یہاں تک شکایات کو ٹھنڈے دل سے سننا چاہیے۔ کیونکہ وہ اس کے متعلق اصولی مسائل کے سامنے جواب دہ ہیں۔

باقی یہ کہنا کہ دور روپہ الاؤنس کا تجربہ ناقابل عمل ثابت ہوا ہے۔ تو معنائتہ نہیں۔ آپ اس سے بہتر تجربہ پر عمل کر سکتے ہیں غرض تو شہر کی صفائی سے خواہ وہ ایک تجربہ سے ہو یا دوسرے سے۔ جو کمیٹی شہر کو کم از کم صاف بنا بھی نہیں دے سکتی یقیناً وہ اپنا اس ابتدائی سررض کی ادائیگی میں بھی قاصر رہنے کا نتیجہ دیتی ہے۔

کیا یہ طریق عمل حوصلہ افزا ہے

گذشتہ دنوں میں نے بعض دوستوں کے شدید تعارض پر لکھا تھا کہ اب میں بطور آزمائش قریباً چار ماہ اپنے اخبار میں ادویہ کا دو صفحہ سے زیادہ کا اشتہار نہیں دوں گا۔ اور اخبار کا حجم سولہ صفحوں سے کم نہیں ہوگا اور ان چار ماہ میں نور کی قیمت بھی بجائے تین روپے کے ایک روپہ آٹھ آنے مقرر کی جاتی ہے اور مزید برآں ایک روپہ آٹھ آنے کی کتابیں بھی مفت دی جائیں گی۔ حالانکہ کاغذ کی قیمت پہلے سے ڈبل ہو چکی ہے۔ اگر اس چار ماہ کے عرصہ میں نور کے ایک ہزار خریدار ہو گئے۔ تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اسے اشتہار کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا اور نور کی قیمت بھی ایک روپہ آٹھ آنے رہے گی۔ اور علاوہ ازیں ایک روپہ آٹھ آنے کی کتابیں بھی مفت مل سکیں گی اس چار ماہ میں صرف سات خریدار بنے۔ یکم مئی کو ایک سو اڑتالیس آدمی پی کے گئے۔ جس میں سے کافی واپس آگئے۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں جبکہ اس کی قیمت ڈبل ہو چکی ہے۔ میں اس سے زیادہ رعایت کیا دے سکتا تھا۔ گو یا یہ تو اخبار مفت دینے کے مترادف تھا۔ مگر دوستوں نے اس طرف مطلقاً توجہ نہ کی

اب انھیں مجھ پر کوئی ٹکے نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں نے اب سنہری موقع دیا۔ جس کی نظیر ناممکن۔ لیکن دوستوں نے اس سنہری موقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ لہذا اب میں اس اعلان کے ساتھ بری الذمہ ہوتا ہوں اور آئندہ نور کی قیمت وہی تین روپے ہوگی اور وہی اسکا طریق کار رہے گا۔

انٹرنیشنل راکٹس

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۲۲ مئی بوقت ۷ بجے شام جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروقی کی اہلیہ مکرمہ ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا جنازہ ۲۴ مئی ۱۱ بجے صبح کے قریب اٹھایا گیا۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ ہشتی میں دفن ہوئیں۔

ایسے وقت میں صبر و غیرہ کے لئے کہنا بلاشبہ انسان مقصود کا غلٹ کرنا ہے۔ مگر ہم مسلمانوں کے لئے اللہ کریم کا یہی ارشاد ہے کہ ہر دکہ اور مصیبت کے وقت ان اللہ مع الصابون کی بشارات کا بھایا اپنے زخمی دل پر لگائیں مجھے اس صدمہ میں اپنے معزز بھائی میر صاحب موصوف سے دلی ہمدردی ہے احباب صمیم قلب سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور سپہاندگان کو صبر جمیل بخشے۔

ہندو مسلم امتیاز سے بالاتر

ہندو پر مس عام طور پر سرحدی لیٹروں پر یہ الزام لگایا کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہندوؤں کا انکار کرتے ہیں۔ مگر واقعات اس سے غلط ثابت کر رہے ہیں۔ لیٹروں کے سامنے ہندو مسلم سوال ہی نہیں بنتا۔ انھیں ادویہ چاہیے خواہ وہ کسی سے اور کسی طریق سے ملے ہمارے کامیاب کا پرتاب لکھتا ہے کہ "گذشتہ ماہ قیامی لشکر ایک مسلمان اور سیر اور اس کے ہندو ہنسی کو اغوا کر کے لے گیا تھا اب انھیں رہا کر دیا گیا ہے" گو یا یہ لیٹروں ہندو مسلم امتیاز سے بالاتر ہیں۔

خبریں

گورنر برائے اعلان کیا کہ ملک معظم کی تاجپوشی کی خوشی میں ۲۵ قیدی رہا کر دیے گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے ذمہ ٹرکی کا کم کروڑ پچاس لاکھ نوٹ قرض پر جرمنی اس قرضہ کے سلسلہ میں ترکی حکومت کو ۱۹۳۷ء

جہاں اور جہاں جہاں

ہندوستان جو اہل ہندو کو دوت اسلام

نور محمد شیخ محمد امین بیٹریٹ (لاہور) کی طرف سے کھلاکتوب

ذیل میں شیخ محمد امین صاحب باریٹ لاہور کے اس مکتوب کا مکمل ترجمہ درج کیا جاتا ہے جو انھوں نے ہندو کو دوت اسلام کے سلسلہ میں بھیجا ہے۔

میرے پیارے بھائی ہندوستان جو اہل ہندو سے پہلے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرے دل میں آپ کی دعا کی ذمہ داری ہے۔ ہندوستان اور آپ کے دل و دماغ کی بڑی وقعت اور عزت ہے۔ آپ ہندوستان کے ان بے غرض سیدوں میں سے ہیں جن پر ہندوستان بجا طور سے فخر کر سکتا ہے۔ اپنی اعلیٰ ترین اور مسلمہ قابلیتوں کے ذریعہ سے آپ آج نائنٹھن سنٹی تھے۔ اوسا اعلیٰ سے اعلیٰ پرکاری عہدہ آپ پہنچ سکتے تھے۔ جو کسی ہندوستان کی کوئل سکتا ہے لیکن آپ کو خطابات اور عہدوں کی پرکاش کے برابر بھی پروا نہیں بلکہ آپ ہندوستان کی تحریک آزادی کو آگے لیجانے کے لئے بہت کد لیتے اور مصائب و آلام برداشت کرتے چلے آئے ہیں۔ میرے عزیز بھائی آپ کے شریفانہ عقائد میں امداد دینے کے لئے میری دلی آرزو ہے کہ آپ اسلام قبول کر لیں جس طرح کہ میں نے خود کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے اس اقدام سے یا با فائدہ دیگر آپ کی ایک ہی جنت سے ہندوستان کی تحریک آزادی میں اتنی عظیم الشان مدد ملے گی کہ صدیوں کا کام ایک دو سالوں میں ہو جائیگا۔ آپ کی شاندار مثال سے نوجوانان ہندوستان متاثر ہو کر اسلام میں آزادی کی لہر دوڑ جائے گی۔ جس سے سارا ملک بیدار ہو جائے گا۔ اور نوجوانوں کی قوت عمل بخیر زمین میں پھیلے گی۔ جو نکل جائے بار آور ہوگی اور آزادی وطن یا شغائے اقوام کے لئے فوری سامان پیدا ہو جائیں گے۔

پیغمبر اسلام اکا سوشلسٹ تھے

میرے محترم بھائی آپ سوشلسٹ ہونے کے مدعی ہیں لیکن آپ کو اسلام سے بہتر سوشلزم کہیں نہیں مل سکے گی۔ پیغمبر اسلام دنیا میں سب سے بڑے سوشلسٹ ہو گئے ہیں انھوں نے اپنے پیروؤں کو کبھی شاگرد یا دوسرے حقارت آمیز لفظ سے مخاطب نہیں کیا۔ بلکہ انھیں ہمیشہ اپنا اصحاب کہہ کر پکارا۔ جو ایک عزیز خطاب ہے اور جس کا صحیح ترجمہ "کامریڈ" ہے اگرچہ حضور مرد عالم کے حقیقی فرمانروا بادشاہ مہمن جیف جی

سید سالار اور ڈکٹر تھے۔ لیکن انھوں نے اپنی ساری عمر غربی اور افلاس میں بسر کی اور ہر ایک کے جذبات کا احترام کرتے رہے۔ آپ نے ہر شخص کو اپنے قوی کی نشوونما اور ترقی میں مدد دی اور اسکی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ اور کسی کے مذہب میں مداخلت نہ کی۔ آپ نے پُر زور ملکہ قطعی مخالفت کی لا اکراہ فی الدین کا حکم یعنی مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے۔ پیغمبر صاحب (فداہ روحی) نے سود کو ناجائز قرار دیا۔ غریبوں کو مساویانہ حقوق عطا کئے۔ قوم۔ ذات اور رنگت کی تمیز کے بغیر سب کو قانون شریعت اور احکام الہی کے سامنے مساوی طور پر جواب دہ گردانا۔ محتاجوں۔ غریبوں اور ناداروں کی امداد کے لئے امیروں اور فراعینا لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی۔ جس کو جمع کر کے غریب اور کمزور پر تقسیم کر دیا جاتا۔ خود مختار اور مطلق کھانا حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ سودا گروں کی حوصلہ افزائی کر کے تجارت اور مہیا پار کو ترقی دی۔ انسانیت کے ہندیانہ طریق ہائے جنگ کو جاری کیا۔ اور صرف حفاظت خود اختیار کے لئے جنگ کی اجازت دی یا کمزوروں یا مظلوموں کی حفاظت کے لئے جنگ کو جائز قرار دیا۔ اور علم حاصل کرنے کو دیکھتے ہی فرائض پر ترجیح دی۔ نیز دینی اور دنیوی تعلیم کو ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے فرض قرار دیا۔ ایسی مقدس اور پاکیزہ ہستی کا پیغام ہمارے لئے قابل غور ہے۔ میں اسی پیغام کو مختصر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ تعصب سے معرا ہیں آپ کا ایک مفصلہ لکھی یہ بھی ہے کہ آپ ہندوستان کو ترقی یافتہ اور متحرک میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اسلام اللہ کا دین ہے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب کو اپنے نام سے موسوم نہیں کیا۔ بلکہ اس کا نام اسلام رکھا۔ جس کے معنی قانون الہی کے آگے جھک جانے یا تسلیم کر دینے کے ہیں۔ وہی قانون جو ہر ذرہ خاک سے لیکر بلند ترین مخلوقات میں جاری و ساری اور کل کائنات پر حکمراں ہے۔ تحصیل علوم و فنون پر اپنے اتنا زور دیا کہ تحصیل علم کو ہر مسلمان مرد اور

عورت پر فرض قرار دیا۔ خواہ اسے اس مقصد کے لئے چاہیں یا نہ چاہیں۔ ایک کیوں نہ جانا پڑے۔ ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا کہ ایک عالم کی سیاسی ایک شہید کے خون سے زیادہ قیمتی اور مقدس ہے۔ ایک نسیری حدیث میں مذکور ہے کہ علم کی مثال مسلم گمشدہ اونٹ کی مانند ہے۔ جہاں کہیں تم اسے پاؤ مصلوبی سے پڑاؤ۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی انہیں احادیث مقدسہ اور ارشاد مبارک کا نتیجہ ہے کہ عربوں نے ہندوستان۔ یونان۔ مصر اور چین کے علوم فنون کو جمع کر لیا۔ اور ان میں اور اصلاح و ترقی کے بعد چار دہائیوں میں مثلاً اشیان حق و صداقت کیلئے پھیلاؤ عربوں نے تمام ہندوستان پر مارے اور ان کے نقشے تیار کئے اور (مسلم) یعنی قطب نما ایجا کیا انھوں نے سب سے پہلے میل میل کے فاصلہ پر پتھر لگوائے بازاروں اور کوچوں میں رہنمائی کا انتظام کر لیا۔ نیز کھیتوں کو نلوں کے ذریعہ سیراب کرنے کا بند دہست کیا۔ انھوں نے سب سے پہلے سوئی ایجاد کی۔ انھوں نے ہی موجودہ کھیتی دہ علم کیمیا کی بنیاد ڈالی۔ اندلس کی عرب یونیورسٹیوں میں ہی یورپین طلباء اور عالموں نے تمام علوم اور سائنس میں ریسرچ یعنی علمی تحقیقات کرنا سیکھا اور مروجہ نظریوں کی مزاحمت اور مخالفت سے بے نیاز اور مطلق ہو کر انھوں نے یہ کام کیا جہاں کہیں وہ گئے انھوں نے کتب خانے قائم کئے۔ انھیں دوسروں سے نئے علوم حاصل کرنے اور خود دوسروں کو اپنے علوم و فنون سکھانے میں یکساں مسرت حاصل ہوتی تھی۔

اسلام رواداری سکھاتا ہے

اسلام میں رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور تمام ہی نوع انسان بھائی بھائی ہیں۔ چونکہ وہ خود کسی کا لڑکا نہیں ہے۔ وہ زمانہ قدیم سے ہر زمانہ اور عہد میں اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے انبیاء و اولیاء بھیجا آیا ہے۔ اس لئے ہمیں قرآن میں تعلیم دی گئی ہے کہ تمام مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں کا احترام جو پہلے گذر چکے ہیں اور سرگرمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھیں۔ کیونکہ انھوں نے اس مقدس مشن کو مکمل کیا۔ جسے پہلے نبیوں نے شروع کیا تھا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ہم قانون ارتقاء دینی اور دنیوی و دونوں جہتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ پہلے انبیاء کی تعلیمات ان کے زمانہ کے لوگوں سے لئے کافی تھیں۔ کیونکہ ان کی ضروریات کے مطابق تھیں یہاں تک کہ وقت پہنچا جب ہی نوع انسان (کافہ الناس) کو ایک عالمگیر

مذہب کی ضرورت لاحق ہوئی۔ چنانچہ پیغمبر عرب و عجم محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کا ہر مبارک اسی غریبی خاک کی تکمیل کے لئے ہوا۔ جو پہلے انبیاء کے کھینچا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ نے ہمارے لئے ایسی تعلیم چھوڑی جو بنی نوع انسان کی ضروریات کے لئے مکتفی ہے۔ اور ہر زمانہ کے مناسب حال ثابت ہو چکی ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد قوانین فطرت پر رکھ کر رکھی گئی ہے۔ یہ بنیاد انسانیت کے لئے زیادہ سے زیادہ ۵ ہجرتی اور بھلائی کا ذریعہ ہے۔

کیا اکثریت احمق ہوتی ہے؟

حالیہ میں ایک امریکن مصنف نے بایں انقلابات اظہار خیال کیا ہے کہ "تہذیب مغرب کی بنیاد تین بڑے اصولوں پر ہے۔ جو انقلاب فرانس کی آفرینش میں اور یہ اصول آزادی، مساوات، اور حقوق ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ امریکن مصنف کا یہ قول کس حد تک یورپ و امریکہ کی موجودہ عملی حالت کے پیش نظر صحیح کہا جاسکتا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں اکثریت کو یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ اقلیت کے لئے قانون بنائے اور اقلیت کا یہ فرض ہے کہ اکثریت کے بنائے ہوئے قانون کی پیروی کرے۔

یقیناً یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اکثریت میں عقلمند اور دانائے اور قابل ترین افراد کی افراط ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ہمارا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اولیاء و اصغیاء فلسفی اور سائنسدان ہمیشہ اقلیت میں پیدا ہوئے ہیں۔ اکثریت کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ اقلیت کے لئے قانون بنائے۔ اور اقلیت اس کے واسطے مجبور ہو کہ وہ اپنے ضمیر سے اکثریت کی خاطر دست بردار ہو جائے۔ ہر برٹ اسپر نے آزادی کی یہ تعریف کی ہے۔ "ہر ایک آزاد ہو کہ جو چاہے کرے۔ بشرطیکہ وہ اپنی طرح دوسرے کے مساویانہ حق آزادی میں مداخلت یا مداخلت نہ کرے۔"

اس تعریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بجا نہ ہو گا کہ مغرب میں اقلیت کو اس قسم کے آزادانہ حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کے اندر قرآن ایسے ہی بنیادی اصولوں کا علمبردار ہے جو اکثریت اور اقلیت دونوں پر مساویانہ حادی ہے۔ اس کے اندر ہر شخص کے واسطے صرف ایک قانون ہے۔ خواہ ہم پر کوئی خلیفہ حکومت کر رہا ہو۔ خواہ سلطان۔ یا یہ حکومت یا لبرل حکومت ہو۔ لیکن یہ قوانین قرآن میں ذرہ برابر تغیر و تبدل نہیں کر سکتی۔ ایسے قوانین جن کا مقصد رب کی بھلائی ہے۔ ہمارے حکمران صرف ان قوانین کا نفاذ کریں گے۔ لیکن کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتے۔ جس سے قوم کے کسی رکن کو نقصان پہنچ سکے۔

مغربی مساوات اور مساوات اسلامی

جہاں تک مساوات کا تعلق ہے۔ یہ دول مغرب میں یکساں ہے۔ ہر ایک کو وہاں انتہائی دولت مند اور انتہائی غریب طبقات نظر آتے ہیں۔ وہاں ہر ایک میں۔ عوام علیحدہ۔ بعض اس قدر دولت مند ہیں کہ وہ اپنے مال و منال کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ اسی طرح بعض کے ادبار و اخلاص کا یہ عالم ہے کہ انھیں سر چھپانے کی بھی گنجائش نہیں ملتی۔ اس کے برعکس اسلام نے مساوات کی بحث محض چھتری ہی نہیں ہے بلکہ اس جذبہ مساوات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ شکل قانون اختیار ہے۔ مثلاً اوقات عبادت میں مسلمان خواہ دولت مند ہو یا غریب خواہ بلند مرتبہ ہو یا کم حیثیت سیاہ فام ہو یا سفید شانہ نشا نہ مسجد میں کھڑے ہوتے ہیں۔

دوسرے ایک بہت ہی قلیل تسلیس قرآنی اصطلاح میں زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ امر اس سے غریب کے لئے وصول کیا جاتا ہے۔ ہر کھانا پیتا آدمی اپنی آمدنی کا چالیسواں حصہ دینے مجبور ہے۔ جس کو ریاست جمع کر کے بیت المال میں غریب کے فائدے اور استعمال کے لئے محفوظ رکھتی ہے۔ اور غریب اس کو خیرات کے طور پر نہیں بلکہ اپنا حق سمجھ کر ہمیشہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح مسلم قوم میں کوئی انسان بے یار و مددگار باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ ایک یہ فائدہ ہے جو ہمیشہ اس کے لئے ہمیا رکھا جاتا ہے کہ ضرورت مند انسانوں کی اس سے مدد کی جاسکے۔

اسلام اور قانون وراثت

پھر ہمارا قانون وراثت ایسا ہے کہ اس میں سرداری کے لئے جگہ ہی نہیں۔ کوئی خواہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔ اس کے مرنے کے بعد سبکی جائداد تمام حصہ داروں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ان حصہ داروں میں بیٹے بیٹیاں اور بیوہ بھی شامل ہے۔ تاکہ اس طرح روپیہ سبکے ہاتھوں میں گردش کرتا رہے۔ بیٹوں کو دگنا حصہ ملتا ہے اور بیٹیوں کو صرف ایک حصہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شادی کے وقت بیٹیوں پر ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو ہر اور کچھ مال و متاع دیں۔ اور بیٹیاں اپنی شادی میں اپنے شوہروں سے مال و متاع حاصل کرتی ہیں۔ اس طرح ہر دو کا حصہ مساوی ہو جاتا ہے۔

سود کی ممانعت

پھر دیکھیے! اسلام نے سود لینا یا دینا منع کر دیا ہے۔ سود لینے اور دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مالدار تو اور مالدار بننے چلے جاتے ہیں۔ لیکن غریب لوگ اور زیادہ غریب ہوتے جاتے ہیں۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چند لوگ بہت ہی مالدار ہو جاتے ہیں اور دوسرے بہت ہی غریب۔ مالداروں میں تلبراد کا ہلی پیدا ہو

ہو جاتی ہے۔ غریب اپنی دستداری چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور ان پر حد سے زیادہ کام کا بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اس صورت حال سے اکثر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر یہ طرف فوٹ اور دوسری طرف حقارت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بعض اوقات خونریز انقلابات کی صعوبت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان ہی باتوں کو روکنے کے لئے اسلام نے سود کا لینا اور دینا حرام قرار دیا ہے۔ ایک بڑا انگریز مصنف کہتا ہے کہ "کسی حکومت کے خزانہ میں اتنی دولت نہیں ہے کہ وہ جنگی خرچہ لئے بغیر ایک ہفتہ سے زیادہ جدید طرز پر جنگ جاری رکھ سکے۔ اگر سود کی ممانعت کر دی جائے تو کوئی شخص حکومت کو سود کے بغیر روپیہ قرض دینے پر آمادہ نہ ہو گا۔ اور لائحہ عمل تمام حکومتوں کو جنگ سے باز رہنا پڑے گا۔" جمعیتہ الاقوام جس مقصد کی تکمیل کے لئے قائم ہے وہ اس پاکیزہ اصول کے ذریعہ چل رہے ہیں۔ اور جنگ و جدال پرانے زمانے کی باتیں بن کر رہ جائیں گی۔

دولت جمع نہ کی جائے

اسلام نے یہ بھی منع کر دیا ہے کہ اپنے گھروں میں سونا یا چاندی جمع کر کے رکھا جائے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ سونا چاندی ایک جگہ بیکار پڑے رہنے کی بجائے۔ سبکے ہاتھوں میں پھرتا رہے۔ تاکہ اس سے سوسائٹی کو فائدہ پہنچے۔ امریکی ایک عہدہ ہمارے سامنے موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سونے اور چاندی کے ایک جگہ جمع ہونے سے کیا نتیجہ نکلا۔ گذشتہ جنگ کے دوران میں امریکہ نے بعض لڑنے والی حکومتوں کو بڑی بڑی رقمیں بطور قرضہ دیں جو سونے چاندی کی صورت میں واپس ادا کی گئیں۔ یہ سارا سونا چاندی امریکن بنکیوں کے تہ خانوں میں بیکار پڑا ہے۔ امریکہ کے سینیٹ کے ایک ممبر نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ ان کے ہاں بیکاری کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کا مال خریدنے کے لئے ایشیا اور یورپ کے پاس کافی سونا اور چاندی نہیں ہے۔ اور مال کی کمائی نہ ہونے کی وجہ سے ان کے کارخانہ بند پڑے ہیں۔ اور بیکاری بڑھتی جا رہی ہے۔ اب اگر سونا اور چاندی جو امریکہ میں بیکار پڑا ہے۔ یورپ اور ایشیا کو واپس دے دیا جائے۔ تو وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ امریکہ کا مال خریدنے لگیں اس طرح امریکہ کے کارخانے دوبارہ کام کرنے لگیں گے۔ اور کوئی شخص بیکار نہیں رہے گا۔

اسلام یہ کہتا ہے کہ سود پر روپیہ قرض دینے کے بجائے اپنا روپیہ تجارت پر لگانا چاہیے۔ اگر آپ ایک کارخانہ کھولیں تو اس میں بہت سے مزدوروں کو کام ملے گا۔ اور درآمد اور برآمد کرنے والوں ریلوے کمپنیوں اور چاندی کمپنیوں کو فائدہ

پہنچے گا۔ تجارت ہم کو دیانتداری سکھاتی ہے۔ دیانتداری کے بغیر تجارت میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تجارت ہم کو فن حکمرانی سکھاتی ہے کیونکہ ہمیں اپنے کاموں کو خوش کرنے کے لئے اپنی تمام قابلیتیں استعمال میں لانی پڑتی ہیں۔ اس طرح ہم ہندوستانی دلوں پر حکومت کرنا سیکھتے ہیں۔ اس کے برعکس سود تو قوموں کو تباہ کرتا ہے۔ کیونکہ تمام جنگیں سود پر لے ہوئے پیسہ ہی سے لڑی جاتی ہیں۔

اسلام میں عورت کے حقوق

اور دیکھیے! اسلام نے عورتوں کو مساویانہ حقوق دئے ہیں۔ عورتوں کو جائیداد پر ملکیت کا حق ہے کسی عورت کی رضا مندی کے بغیر کوئی شادی نہیں ہو سکتی اور اس کو طلاق لینے کا بھی آزادانہ حق حاصل ہے جس کو "خلع" کہا جاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر مرد کیلئے ایک عورت ہے اور ہر عورت کیلئے ایک مرد ہے ہندو ہم کو اپنی رقیقہ حیات کے انتخاب میں احتیاط برتنی چاہیے۔ اگر شادی کے بعد نا اتفاقی پیدا ہو جائے تو مرد اور عورت اپنی طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کریں۔ تاکہ وہ ان کے درمیان صلح کرانے لگے۔ اگر صلح نہ ہو سکے۔ اور صلح ہونے پر بھی ہمیشہ کیلئے ناخوشگوار زندگی بسر ہونے کا احتمال ہو۔ تو اسی وقت طلاق ہو سکتی ہے۔ مرد کی طرف سے طلاق کا اعلان ہونے کے بعد مگر چار مہینے کی مدت دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اس عرصہ میں دوبارہ سمجھوتہ کر سکیں۔ اگر اس مدت میں بھی سمجھوتہ نہ ہو سکے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اور دونوں اپنے اپنے انتخاب کے مطابق شادی کرنے میں آزاد ہوتے ہیں۔ اب انگریزی سو سائے کا حال دیکھیے۔ یہاں باہمی رضا مندی کے ساتھ طلاق نہیں ہو سکتی۔ انگلستان میں کسی عورت کو طلاق حاصل کرنے کے لئے قانونی عدالت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ تو وہاں یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ مرد کی دوسری عورت کے ساتھ زنا کیا۔ اور اپنی بیوی کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کیا علاوہ بریں طلاق کی کارروائی میں سفید خرچ کرنا پڑتا ہے کہ غریب لوگ اسکو برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر یہ بات بھی قابل غلط ہے کہ مسیحیت یا ہندو مذہب ان میں سے کسی میں طلاق کی اجازت نہیں ہے۔ عیسائی مذہب نے طلاق کی اجازت دیتے ہوئے جدید قوانین منظور کر دیئے ہیں۔ اور ہندو اس کوشش میں ہیں کہ ہندو عورتوں کو جدید واقعات کے ماتحت طلاق حاصل کرنے کے قابل بناتے ہوئے ایک قانون منظور کرائیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح تمام دنیا اسلام کے وضع کردہ اصول کی طرف چلی آ رہی ہے

نقد ازدواج

بعض حالات کے ماتحت ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ زندگی کی اجازت دی گئی ہے۔ اس سے عورتوں کی کچھ حق تلفی متصور نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے نقد ازدواج کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ شوہر اس خدای ہو کہ وہ اپنی تمام بیویوں کے ساتھ مساویانہ طور پر عمل و انصاف کر سکے۔ اسے

حزوری ہے کہ وہ سب کے برابر اکرے۔ اور پہلی بیوی کو یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ اپنی شادی کے وقت یہ عہد کرے کہ وہ اس کی زندگی بھر کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کرے گا۔ اسلامی قانون ہر عورت کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی شادی کے لئے یہ شرط پہلے سے منظور کر دے کہ اپنے شوہر کے ساتھ نا اتفاقی کی صورت میں اس کو حق حاصل ہو کہ وہ طلاق حاصل کر لے۔ اس طریقے سے وہ اپنے شوہر کے متعلق کسی قسم کے ظلم و ستم کے اندیشہ سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ علاوہ بریں کوئی دوسری بیوی بغیر اس کی رضا مندی یا منظور کی کے بیاہی نہیں جاسکتی اس سے فائدہ یہ ہے کہ اگر عورت تیار اور دواہج کی حالت ہو تو اس کو ایسے مرد کے ساتھ شادی کرنے کی ضرورت نہیں کہ جس کی ایک اور بیوی پہلے سے موجود ہو۔ اس اسلامی قانون کے مطابق کسی شہر یا قریہ میں تمام عورتیں مل کر تیار اور منظور کر کے نقد ازدواج کا طریقہ مستعمل کر سکتی ہیں کہ کوئی عورت کسی ایسے مرد کے ساتھ شادی نہ کرے جس کی ایک بیوی پہلے سے موجود ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ نقد ازدواج کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جہاں مردوں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ جنگ میں لگا ہوا جائے۔ وہاں ایسے مرد کے ساتھ جس کی ایک بیوی پہلے سے موجود ہو شادی کرنے کا حق ایسی خواتین اور عورتوں کو جو خود کی جبری زندگی بسر کرنے سے باز رکھ سکتا ہے۔ جیسے آج یورپ میں پائی جاتی ہیں۔

اسلام اور غلامی

اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کریں ہم ان کو وہی کھانا کھلائیں جو ہم خود کھائیں۔ ان کو وہی کپڑا پہنائیں جو ہم خود پہنتے ہیں۔ اعلان کو آزادی حاصل کرنے کی اجازت دیں۔ اس حکم کے ذریعہ اسلام نے غلامی کی بیخ و بن اکھیر دی ہے۔ امریکہ میں اگرچہ غلامی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مگر یہ صحت الفاظ کی حد تک ہے۔ اور وہاں غلامی اب تک موجود ہے۔ اگر کوئی حبشی کسی سفید فام عورت کو بوسہ دیتا ہوا پایا جائے تو اس کو زندہ جلادیا جاتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے غلامی کو بیک جنبش قلم کیوں ممنوع قرار دیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ آزاد شدہ غلاموں کی ایک بڑی تعداد باہر نکل جاتی انھیں نئی ضروریات کی ہم رسانی کے لئے فائدہ کوئی کام حاصل کرنا ناممکن ہوتا۔ اور خاتہ کسی کا نتیجہ اکیلیٹیم انقلاب اور بے فائدہ خورزی کی صورت میں ظاہر ہوتا۔ اسی لئے اسلام نے زیادہ انسانیت کے طریقہ پر اصلاح پیدا کی۔ اسلام نے قومیت اور رنگ کے امتیازات مٹائے ہیں۔ تمام انسان ہمارے بھائی ہیں اور ساری دنیا ہمارا وطن ہے۔ چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا مسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہاں ہمارا اس طریقہ سے قومیت کی بجائے ہم میں بین الاقوامیت موجود ہے۔ اور ہم کسی شخص سے نفرت نہیں کرتے۔

جج کے زمانہ میں تمام قومیتوں کے لوگ مکہ منظم میں جمع ہوتے ہیں

ہماری جمعیتہ الاقوام گذشتہ چودہ سال سے برابر ہر سال ایک جگہ جمع ہوتی آئی ہے۔ لیکن یہ سب کے سب مسلمان اپنے آپ کو ایک دوسرے کا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور عالمگیر اخوت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں

اسلام دین فطرت ہے

اسلام کہتا ہے کہ ہمیں کوئی چیز بغیر سوچے سمجھے نہیں مان لینی چاہئے بلکہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کے لئے خود اپنی توجہ کرنی چاہیے ہم کو چاہیے کہ علم کی تلاش کریں اور قوانین فطرت دریافت کرنے کی کوشش کریں۔ ہر جگہ چاہیے کہ تاریخ کا مطالعہ کریں۔ دینی تعلیم اور دینی تعلیم میں کوئی فرق نہیں ہے اور ہر ایک علم مقدس ہے ہمارے ہاں ہر ایک مسجد ایک یونیورسٹی ہونا کرتی تھی۔ جہاں مسلمانوں کو تمام قسم کے علوم سکھائے جاتے تھے۔ جب تک مسلمان اپنے مذہب کے سچے پیرو تھے وہ ہمیشہ تعلیم و تعلم میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔

اسلام ایک عالمگیر اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام میں رنگ و قومیت کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ہم کو اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی رحم و کرم کا سلوک کرنی کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسلام کے مطابق ہمارا بہترین مفاد اس امر میں ختم ہے کہ سب لوگ اچھے رہیں۔ کیونکہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی جسم کے اعضاء ہیں۔ اگر جسم کو گز نہ پہنچے تو اس کے تمام اعضاء کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ لہذا سب کو چاہیے کہ ہم اشتراک عمل کریں۔ اسلام نے ایک دوسرے پر سمفقت لیجانے کے مقابلہ کی بجائے اشتراک عمل کا سبق دیا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسی مقابلہ کی وجہ سے یورپ تباہ ہو رہا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم کو چاہیے کہ ایک لوگ جہاں کہیں ملیں ان کے ساتھ تعاون کریں۔ لیکن بدکاروں کے ساتھ خواہ وہ ہمارے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ہرگز اشتراک عمل نہ کریں۔ اس طرح اسلام نے دنیا کے تمام نیکوکاروں کو ایک سطح پر لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ "خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو اپنے فرض کی ادائیگی میں سب سے زیادہ طاعت گزار ہو"

میرے معزز بھائی! میں ان چند کلمات کے بعد آپ کو دعوت اسلام دیتا ہوں کہ اسلام کی عالمگیر اخوت میں داخل ہو جائے۔ اور خارجہ قومیت تشدد آمیز کمپوزم۔ حریت سوز فاشیت۔ قسطنطینیت جو نر نازیت۔ بلحاظ بالثوریزم ناروا تعصبات رنگ و نسل و شو خاندان سرمایہ پرستی کے تمام خیالات کو فریضہ بنیائے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو صلح و امن، اخوت و اداوری۔ عربوں کی بھرداری اور عالم انسانی بہبودی و خوشحالی کے احکام کے لئے تمام نئی نوع انسان کے ساتھ عالمگیر تعاون کی تعلیم دیتا ہے۔ فقط والسلام

شرح موعود علیہ السلام اور علم طب

(۲)

محال کا علاج

”تلی کے واسطے مولیوں کا اچار اور انجیر کا اچار جو سرکہ میں ڈالا جائے نہایت مفید ہے۔ ان دونوں چیزوں کو جوش دے کر سرکہ میں ڈال دیں۔ اور کچھ کھجور بھی روٹی کے ہمراہ یا لیوں ہی کھا لیا کریں۔ اور جو سکجبین صادق الموصفت یعنی جو خوب ترش ہو بہت مفید ہے۔ (مکتوبات بنام چودھری رستم علی صاحب ص ۸۷)

حاملہ کے متعلق ہدایات

اگر سرعت نفس یا اختلاج قلب ہو تو تدریجاً کافی ہے۔ یعنی دودھ مکھن۔ چورہ کا پلاؤ استعمال کریں۔ بہت شیرینی سے پرہیز کریں۔ شہادہ بادام مقشر اور الائچی سفید ڈال کر پیوں موم سرسب اسکاٹس ہمشین استعمال کریں یعنی مچھلی کا تیل جو سفید اور جھا ہوا شہد کی طرح یا دی کی طرح ہوتا ہے۔ بدن کو فریہ کرتا ہے۔ دل کا مقوی ہے کچھ پھرہ کو بہت فائدہ کرتا ہے۔ چہرہ پر تازگی اور رونق اور سرخی آتی ہے لاہور سے مل سکتا ہے۔ گزیری دانست میں ان دنوں میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ کسی قدر جوارت کرتا ہے۔ ان دنوں میں سادہ مقوی غذا میں مکھن گھی۔ دودھ اور مرغین پلاؤ استعمال کرنا کافی ہے اور کبھی کبھی سیو بادام استعمال کریں۔

(مکتوبات بنام نواب محمد علی خان صاحب ص ۹۹)

رحم کے زہریلے مواد کا علاج

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی پہلی سلیم صاحبہ کا بچہ پیدا ہونے کے بعد جب انتقال ہوا تو حضرت سید موعود علیہ السلام نے لکھا:۔

”معلوم ہوتا ہے کہ علاج میں غلطی ہوئی۔ یہ رحم کی سیار کا تھی اور بیاعت کم دنوں میں پیدا ہونے کے زہریلے مواد رحم میں ہو گا۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ علاج تھا کہ ایسے وقت پیکاری کے ساتھ رحم کی راہ سے آہستہ آہستہ زہر نکالا جاتا۔ اور تین چار دفعہ روز پیکاری ہوتی اور کھڑا تیل سے خفیت سی تلتیں طبع بھی ہوتی۔ اور غیر اور مشک وغیرہ سے ہر وقت دل کو قوت دی جاتی۔ اگر خون نفاس

نہ تھا تو کسی قدر رواں کیا جاتا۔ اور اگر بہت آہٹا تھا تو کم کیا جاتا۔ اور زہری اور سنگ و غیرہ سے تشنج اور غشی سے بچایا جاتا۔ (مکتوبات بنام نواب صاحب ص ۹۷)

دس انگٹ کے لئے اسباب

حضرت نواب صاحب کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ ”اگر آتے وقت لاہور سے دس انگٹ کے لئے کچھ رسپیور اور کسی قدر فینائل لے آئیں اور کچھ گلاب اور سرکہ لے آئیں۔ تو بہتر ہوگا۔“ ص ۱۱۱ ایک اور خط میں لکھتے ہیں ”آتے وقت ایک بڑا انجس فینائل کا جو سولہ یا بیس روپیہ کو آتا ہے ساتھ لے آویں اور دس انگٹ کے لئے رسپیور اس قدر بھیج دیں جو چھ کمروں کے لئے کافی ہو۔“ (ایضاً ص ۱۱۱)

لاغری اور سیکس کا علاج

چودھری رستم علی صاحب کو حضرت سید موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں (ا) اگر مزاج میں بیس ہو تو تازہ دودھ بکری کا علی الصباح ضروری لیا کریں (مکتوبات بنام چودھری رستم علی صاحب ص ۸۷) (ب) مچھلی کا تیل ایک چائے کا چمچ یعنی چھوٹا چمچ پی لیا کریں استعمال کے لئے دودھ کی کچھ بھی ضرورت نہیں اور پھر مضم کے لحاظ سے زیادہ کرنے جائیں (ج) گھیا کدو لے لیا جائے اور اگر گھیا کدو نہ ملے تو پھر مغز کدو ہی ہمراہ بغشتہ کے پانی میں ڈال دیا جائے۔ جب پانی گرم ہو جائے۔ اور خوب جوش آجائے تب اس سے غسل کریں اور زیادہ گرم ہو تو پانی ملا لیں (ایضاً ص ۸۷) (د) نیم برشت انڈوں کا استعمال کیا جائے (۸۷)

مندرجہ بالا امور کی وضاحت حضرت سید موعود علیہ السلام ایک مکتوب سے بھی ہوتی ہے۔ آپ چودھری رستم علی صاحب کو تحریر فرماتے ہیں:۔ ”جو کچھ اندھا نے کے ایما سے میرے دلیر گزرا ہے وہ یہ ہے کہ (ا) آپ زردی بیضیہ نیم برشت استعمال کریں۔ یعنی خوب پانی گرم کر کے ایسا کہ ابنا شروع ہو جائے انڈے اس میں ڈال دیئے جائیں اور انڈے ڈال کر ڈیڑھ گھنٹہ کی گنتی پوری کی جائے۔ جب شمار ڈیڑھ سو تک پہنچ جائے تو بلا توقف انڈے پانی سے نکال لئے جائیں۔ ایک ہفتہ تک تین انڈے صبح اور تین شام خوراک رکھیں۔ جب معلوم ہو کہ انڈا موافق آگیا ہے۔ تو پھر تین کی جگہ چار کر دیئے جائیں۔ (ب) دوسرے یہ کہ گرم پانی کر کے اور اگر مل سکے تو اس میں تین چار ماشہ بغشتہ اور پانچ چار تولہ کدو ڈال کر گرم کریں اور اس سے غسل کریں صبح اور شام (کدو سے میری مراد کدو کا پھل ہے۔

جس کو گھیا کدو بھی کہتے ہیں) (ج) تیسرے روغن مایہی جو امرت سر اور لاہور میں مل سکتا ہے بدن کو زہر کرتا ہے۔ سردی کے موسم میں ضرور استعمال کریں۔ نیز سردی کے موسم میں آپ کے لئے کوئی مار الحیم تجویز کر دیا جائے گا۔ ضروری ہدایت از حضرت اقدس:۔ انڈے میں سے صرٹ زردی کھانی چاہیے۔ سفیدی نہیں کھانی چاہیے۔ (مکتوبات بنام چودھری رستم علی صاحب ص ۱۱۱)

خضاب

حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کے آخری سالوں میں حسب ذیل خضاب استعمال فرمایا کرتے تھے:۔ مازوہ تولہ۔ روغن کچھ ۲۵ تولہ۔ مازوہ روغن کچھ بیس بریاں کریں اور پھر تیل میں سے نکال کر مازوہ دستہ میں خوب پیس کر اور پھر چھان کر کے الگ رکھ لیں اور تیل علیحدہ رہنے دیں۔ اس کے بعد یہ دوا میں ہیں۔ کثیرا کوند۔ بھکاری۔ نیلا تھانڈو۔ تمام دوا میں پیس کر لٹری چھن کریں اور پھر تمام دوا میں موزوہ روغن کچھ بیس ڈال دیں جو علیحدہ مازوہ نکال کر رکھا گیا تھا۔ اور مازوہ دستہ میں صبح سے شام تک کھل کرتے رہیں اور خوب گرمی یہاں تک کہ دوا میں موم کی طرح ہو جائیں اور کوئی ریزہ خمیس نہ ہو۔ پھر کسی برتن چینی یا آسنی میں رکھ لیں۔ لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ رات کو ہندی دوجھ بھگو رکھیں اور صبح ایک جھہ دوا اس میں ملا لیں۔ اور بطریق معروت استعمال کریں۔

تشنج و وجع المفاصل وغیرہ

(از مجربانہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم)

رسپیور۔ دار چکنا۔ شکرٹ الائچی سفید۔ چھوٹے ماشے ہر چار ادویہ جو کوب کردہ و در کوزہ گلی انداختہ۔ بطور گل حکمت جو ہر براندش ماشہ۔ جو ہر صفیہ بیروں خواہ ۳۰ بعد ازاں ادویہ تفصیل ذیل:۔ زہر ہرہ۔ فلغل گرد۔ کتھ گلابی۔ طباشیر۔ دار چینی۔ الائچی سفید۔ ساڑھے چار چار ماشے کو فٹہ بخینہ جو ہر بند کوریا میزند و باگلاب سائیدہ بمقدار خود حب بند۔ و دودھ در حلوائے نبات بخورند۔

جوب برائے تپ صفراوی بعد تنقبہ

برگ بھنگ۔ کافور۔ افسیون

۸ ماشہ۔ ۱۰ ماشہ۔ ماشہ

بقدر دانہ خود حب بند در دو ساعت قبل از تپ بندند۔

نہیاندہ برائے تب صفاوی

غلاب ۵۰ دانہ - ۲۰ کوئی را ۲۰ دانہ - تھری ہدی ۳۰ تولہ - وقت
دو پیر تجبیا نند و شام قدرے ازاں نوشتند۔

حب تنکار

صبر سقراطی - نفل گرد - سہاگ سفید - بزر ابلیج
۱۶ درم ۱۲ درم ۷ ماشہ ۹ ماشہ

حبوب سوال

(تجزیہ کردہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم)
صبح عربی - کتیرا - تخم کدو - مغز بادام - تخم خبازی -
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۹ ماشہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ
خشتی ش سفید - اصل السوس - زنجبیل - کوفتہ بختہ بلعاب
۱۰ تولہ ۱۶ ماشہ ۱۳ ماشہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ

یہ بندہ دور درون دارو و علاج فرو برد

نسخہ شربت کچلہ کوئین فولاد

چرائتہ آدھ یا دو چمچہ لیں اور بدریہ قرع ابلیج ایک آٹا رختہ
اس میں سے عرق نکالیں - پھر اس میں ایک چھٹا ناک بورہ
کچلہ یعنی کچلہ کوئین کوٹ کر ڈال دیں - اور تین دن بھگو مکھنے
کے بعد کاغذ جاذب میں جو سیاہی چوس سوتا ہے - چھان
لیں - اب اس عرق میں حل شدہ کوئین ۹۶ رتی اور سفید
آئل ۶۴ رتی اور دو سیر صبری ملا کر قوام دیں۔

علاج جنبل

برگ آگ یعنی مادہ کسی قدر لے کر جوش دے کر بطور پلش بنا
دیں - بعد اس کے تیل سرسوں کا فورڈا کر لیں دیں -
پیش جس کے ساتھ خون آتا ہو -
دار چینی ایک ماشہ سے ۱۶ ماشہ تک خوب باریک کرے بطور
سفوف تین دفعہ چار چار ماشہ روزانہ استعمال کریں - اور غذا
دودھ اور سوڈا اس طرح پکے جقدر کہ دودھ ہو اسی قدر
پانی ملا لیں - اور سیر دودھ میں دس رتی سوڈا ملا لیں اور
نبات حسب اندازہ تھوڑی سی استعمال کریں۔

نقاہت کا علاج

مرزا ابوب بیگ صاحب مرحوم جب بہت سخت بیمار
ہو گئے اور نقاہت بڑھ گئی - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مرزا یعقوب بیگ صاحب کو لکھا :-

"چند کا شور باغی جبہ خور و کاہر روز دیا کریں"

(سیرت مسیح موعود مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب حلا ۱۸۵۷)

کراز

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی عارضہ آزادی
حفصہ بیگم اہلیہ مرحومہ مفتی فضل الرحمن صاحب ایک دفعہ
بعارضہ کراز بیمار ہو گئیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو اطلاع دی گئی - تو آپ نے فرمایا دس رتی منیکہ دیدو
اور ایک گھنٹہ کے بعد اطلاع دو - ایک گھنٹہ کے بعد مفتی صاحب نے
جا کر اطلاع دی کہ کچھ افادہ نہیں ہوا - آپ نے فرمایا دس رتی کوئین
دے دو اور ایک گھنٹہ کے بعد پھر اطلاع دو - پھر عرض کیا گیا کچھ
افادہ نہیں ہوا - آپ نے فرمایا دس رتی مشک دے دو اور مشک

اپنے پاس سے دیا - ایک گھنٹہ کے بعد پھر عرض کیا گیا کہ مرض بڑھ
رہا ہے - آپ نے فرمایا کہ دس تولہ کسرائیل دیدو کسرائیل دیکھنے کے بعد
مرضیہ کو سخت تپ ہوئی اور حالت ناگہان ہو گئی - انہیں پھر
گاہیں مفتی صاحب کو کھانے کے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی خدمت میں گئے - آپ نے فرمایا - دمیہ کے اسباب کے
جتنے متعین رہے وہ سمجھا لگے ہیں - تم جاؤ - میرے پاس
صرف دعا کا متھنیا رہا تھی - میں اس وقت سر اٹھاؤں گا
جب وہ اچھی ہو جائے گی -
مفتی صاحب یہ سن کر آگے اور آرام سے ایک ایک کمرہ
میں چارپائی بچھا کر سو رہے - صبح آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں
کہ ان کی اہلیہ کمرہ میں حل پھر رہی اور برتنوں کو درست کر رہی ہے
(ایضاً سیرت مسیح موعود مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب حلا ۱۸۵۷)

کیا آپ کا گھرانہ کتابوں سے خالی ہے

روح کے کرشمے اس کتاب سے معلوم ہوگا مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ اس پاس ہی
ہیں لیکن ہم میں ان سے باجیت کر کے کیاقت نہیں - غرض دوں کو یہ معلوم کرنے سے غرور کسکین ہوگی کہ روحیں
بوقت ضرورت خود ہم سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں - اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں - جو اس قدر دلچسپ و سنسنی خیز ہیں کہ
جب تک کتاب قلم ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی - لیکن رات کی وقت تنہائی میں نہ پڑھیں - قیمت سو روپیہ
سچ کلام مجید کی کلید ہے - دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں - بیرون ہند کے سکالر بھی اس سے
منہ بگا کر حیرت و حیران رہا رہے ہیں - کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے - پہلے حصہ میں قرآن پاک سے
مضامین کی فہرست موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے - دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے معنی اور معنی تفسیر میں سورتوں کے
عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور نشان نزول دیئے گئے ہیں - اور بھی خوبیاں ہیں - ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی
ترتیب سے دی گئی ہے - کوئی مسلمان گھرانہ سے خالی نہ رہنا چاہیے - قیمت دو روپے عام

مال بچہ کی نگہداشت گھر گھر بچوں کی بوقت موت اور مائوں کی خرابی صحت کا کرام چاہو اسے - ان کی نکالیت نے ہماری
زندگی واقعی اجیرن کر دی - یہ کتاب لکھی دلوں کے لئے مرہم اور غمزدوں کے لئے کچھ نوید ہے
ان خانگی نکالیت و مصائب سے بچنے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگنا منگنا کر غریبوں میں بکھریں -
تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے - قیمت صرف چھ آنے ۱۸ فلٹ بھجئے میں کفایت رہتی ہے -

رفیق زندہ رہنا سب سے بہترین رہبر ہے تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے تیسرا ایڈیشن ہے سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے - بشمار
دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں - باقی حصوں میں
تعلیم - حفظان صحت - سرمایہ اندوزی - عیشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال - زراعت پر مفید مضامین دیئے گئے ہیں بشہری
اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے - قیمت ڈیڑھ روپیہ عام

نور بصورت اور غلغلہ سنت رہنے کی بہترین ہدایات - ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو
سنگھار خانہ طوطا رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں - تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے - بیویوں کے لئے بہترین تحفہ
ہے - اور گھر میں اس کا رکھنا کثرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے - قیمت دو روپے عام

یہ سب کتابیں شہرہ صفت و ادیب مولوی محمد ظفر صاحب ایم - اے ایل ایل بی کی تصنیف و تالیف ہیں - ہر کتاب کی
لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ اور سب کا محمولہ آک بزمہ خریدار - بوقت فراغت رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں -
ملنے کا پتہ مولوی محمد قمری پتہ سلسلہ سرمایہ اطفال گڑ گاؤہ - پنجاب

قرآن شریف کو رومی ترجمہ کے متعلق سکھ و ہندو صاحبزادے

جناب سردار اربیل سنگھ صاحب ایم۔ اے۔
 پرنسپل رندھیکر کالج پور بھٹہ لکھتے ہیں کہ چونکہ خدائے ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی اسلئے چندہ صفحات پر مفصلہ پڑھنا ہوا۔ اور اب ایک دفعہ تم کو لکھا ہوں میں نے پہلے انگریزی میں ترجمہ پڑھا ہے۔ لیکن جو حفظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمہ سے نصیب ہوا ہے۔ وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں آپنے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام بچوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہے۔ خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین والوں پر کہ اگر آپ سے سچا ہوں نے اسے پڑھا تو وہ غلط فہمیاں جو خود فرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دور ہو جائیں گی۔ خدا آپ کو اس خدمت کا اجر عظیم دے۔ میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ دیا جو دینی اور دنیاوی ترقی میں مدد دینے والا ہے۔

ایڈیٹر صاحب بوز کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے
 گو رومی ترجمہ میں آج رسالہ پھلو اڑی کا پایہ بہت بلند ہوا اس سال کے لائق ایڈیٹر جناب کیانی میرا نگہ صاحب درپنہ فروری ۱۳۳۷ء کے پرچم میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار بوز کا دلہا نے قرآن شریف کا گو رومی ترجمہ چھپوایا ہے۔ سوائے بعض صفحات میں کچھ ترمیمی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ نیا ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گو رومی میں ترجمہ چھپا کر مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتب کے ضرور پڑھنا چاہیے۔ گو رومی پڑھے ہوں تو اس بات کا علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے۔ ایڈیٹر صاحب بوز کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے۔ جنہوں نے گو رومی دلوں کے لئے بھی فرقان حمیدی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب بوز کی اس اولوالعربی کو دیکھ کر سکھوں کو بھی سچی حاصل کرنا چاہیے کہ وہ اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کے مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لائق پڑھنے کا اشتہار کریں۔"

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گو رومنو کشمیر
 تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا ہیہ شوق تھا۔ لیکن

عربی سے ناواقفیت ہونے کی وجہ سے آج تک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ قرآن مجید کا گو رومی ترجمہ سالہا سال اپنے میرے مدت سے شوق کو پورا کیا ہے۔ میں کس زبان سے آپ کی شکر یہ ادا کروں۔ بلاشبہ آپ نے گو رومی زبان میں فرقان کو گو رومی ترجمہ کر کے گو رومی دلوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجالائے جس سے

جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار
 پلیسکل آفیسری دہلیو جات لکھتے ہیں کہ گو مجھے اپنے ذہنی تنہائی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکی کہ میں اس گو رومی ترجمہ کو پوری محنت سے ایڈیٹر اخبار انور کی محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ کلیتہً یہ سکھوں کا نام جزوی صورت میں مختلف مقامات سے مطالعہ کر کے میں ذیل کے نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قرآن شریف کی تعلیم و حرانیت سے بھری پڑی ہے۔ گو یا سر اسروحانیت ہی نکلتی ہے۔ قرآن شریف میں ایسے مختصر اور بامعنی با محاورہ الفاظ ملتے ہیں جو دوسری زبان میں اس کے مقابلہ میں خاموش ہیں مثلاً: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ كُودِي لِيَجْزِيَ" اس کے معنی ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہو تو یہ کلمہ سنو اس اور بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے۔ جو اپنی خوبی کی وجہ سے میری زبان پر چڑھ گیا ہے۔ بعض حضرات اپنی تنگدلی کے باعث اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ سکھوں کو عربی نقطہ کیوں استعمال کیے ہو اس کو میرا بھی جواب ہوتا ہے کہ اس نقطہ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گو رومی کا مجھے بتایا جائے۔ تاکہ اکثر گنگو میں اس کا استعمال کیا جائے مگر صرف دائیں بائیں سر ملا دینے کے سوا اب سے حضرات کو کوئی جواب نہیں آتا۔ میرا اسب کی خدمت میں یہ مشورہ ہے کہ قرآن کو ہم کی تعلیم خاطر خواہ اگر دیکھیں ہو تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جائے۔"

قرآن شریف کے گو رومی ترجمہ کی زبان کیسی ہے؟
 اس بارہ میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں، چھوٹا منہ اور بڑی بات ہوتی ہے۔ یہ امر محض مطالعہ سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ مستندہ کے بودا چند دیدہ اگر چند سانس پر لپٹے پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں۔ کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے کیسے عباد اور بامعنی اور مردود الفاظ میں کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہوا اور کرنا والا شیخ محمد یوسف جو تو پھر زیادہ لب کشائی ایک بن ترافی ہوگی۔ بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے جو سونے پر ہاگہ ہے۔ خدا کرے ایسی علم و فاضل ہستی ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو۔

گو رومی ان پہاڑی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہاں تک ضرورت تھی اس کی ضرورت نہایت سخت تھی۔ جو لوگ پہلے اذہن میں کہہ ہی کاؤں میں انگلیاں ٹھونس دیتے تھے تاکہ اللہ اکیلوئے لفظ سے مومن و محفوظ رہیں اور اس کی رو سے پوچھ جائیں۔ یہ ترجمہ رندھیکر کالج ہاؤس تک اذہن میں لکھنے۔ مجھے یاد ہے کہ رندھیکر میں میں ایک گاؤں میں گیا۔ اس کے باہر ایک مسجد تھی جب اذان کا وقت ہوا تو مسجد سے اذان کی آواز آئی تھی کہ اس سے برا لگتی ہے۔ پورا کرا کر صاحبزادے کاؤں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ عجیب تھا۔ مگر اس قدر سوچ سکتا تھا اور حیران تھا کہ اذان میں شاہ بدشاہ کا لیاں نکالتا ہوگا جسے لوگ سننا گوارا نہیں کرتے۔ جب میں نے پوش پہنا لا اور اذان کے مطالبے معنی سے باخبر ہو گیا تو ان کی نا اہمی پر مجھلا کر آیا اور خود غلط بود آچہ مانپنا شیتیم" اب شیخ صاحب کی مہربانی۔ کثرت وہ دینی اور عسوق ریزی سے ایک اہم ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ اچانک لوں میں انگلیاں ٹھونس کی ضرورت نہیں رہی ہر شخص جس میں تقویر اس علم ہو وہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ یہ سب جہالت کے رنگ ہیں میں بارگاہ پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات و ہر سے شیخ صاحب کو مومن و محفوظ رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے۔"

میری دیرینہ تمنا برآئی
جناب کیانی بھگت سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ
 سری گوردھنگر صاحب کا کہہ رہے ہیں کہ "میرے معتمد جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور ست سری اکال۔ عرصہ سے انتہائی تھکا کہ قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہی حاصل کی جائے۔ لیکن موجودہ سرکاری جہان سکھم شروع ہے۔ اتفاقاً حسن سے ایک قادیانی بھائی کے توسط سے فرقان حمید کا گو رومی ترجمہ چھپوایا گیا ہے۔ جس سے میری دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ واقعی قرآن مجید ایک عارفی اور لائق سائیں کتاب ہے۔ ہم آپ کے مضمون میں اور آپ کے ہاتھ کا شکریہ پڑھ کر بے حد خوش ہوئے ہیں۔ اور ہماری طرف سے اہل قادیان کو دست سری اکال کہیں۔"

جناب کیانی ویدار سنگھ صاحب بی۔ اے۔
 سابق سپرنٹنڈنٹ سرگودھا قادیانی سکول تو گوالا ضلع گورداسپور لکھتے ہیں

سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے۔ بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے جو گورکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی۔ کیونکہ ماورای زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں تین اثر ڈالتی ہے وہ انہیں اللہ سے ہے۔ آج تک کروڑوں مسلمان بھائی قرآن مجید کی تلاوت ملافا کرتے چلے آئے ہیں مگر ان میں کتنی کم ہی چند دوست ہوں گے جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو۔ سردار صاحب کی یہ کوشش قابلِ تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہموار و دیاروں تک پہنچایا ہے جو عربی نہیں جانتے مگر ان کی ارواں خزانہ پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کے لئے تڑپ رہی تھیں۔ آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ منبر و مکتب کے ساتھ ساتھ چلنے والے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ جن سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اس سے مقابلہ کرنے کے لئے کوئی ذلت نہیں اٹھانی پڑتی۔ قصہ کو تاہم ترجمہ نے علاوہ ازیں سکول اور مکملوں کے درمیان جو آزادی اور کشمکش کی وسیع سطح کھلی تھی۔ قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعے پائے کی پوری کوشش کی گئی ہے مہری دہی دعا ہے کہ پر اتمان کی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے۔

سردار یوسف صاحب گورکھی تبت سٹامپ

خان پور ریاست بھادپور لکھتے ہیں کہ میں نے قرآن شریف گورکھی ترجمہ پڑھا میں سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دینے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو انھوں نے حکمت اور دھار (دنیا کی نجات) کہنے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور مخلوق خدا کے لئے روحانیت کا چہرہ کھول دیا ہے۔ چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب ہی تیار کردہ کتاب میں سکھ اور مسلمان سکھ مسلم اتحاد و ملہانوں کے احسان سکھوں پر روانہ کیں اور میں نے بغور پڑھیں ہیں تقریباً سب لکھ تواریخیں دیکھی ہیں۔ جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے یہ (OPEN FACT) میں حقیقت ہے۔ قرآن شریف کے آدھیں (ہدایات) سب سٹری گور و گرنہدہ صاحب کے مطابق ہیں۔ سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں سردار صاحب موصوف نے ان بھپڑے ہوئے دو بھائیوں کو گلے ملائے

میں سردار صاحب کو ان کی کامیابی کو ششوں کے لئے مبارکباد دیتا ہوں جو اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورکھی ترجمہ کو مخلوق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پراوکیار (سب سے بڑا کارخیز) بجالائے ہیں۔ و اگلو بوجی آپ کو اس سے زیادہ طاقت بخشیں۔ آمین

جناب بھائی پریم سنگھ صاحب گورکھی

(سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) ادھندھ چھینہ ڈاکھ نہ خاص براستہ لکھنؤ گورکھی انوالد سے لکھتے ہیں کہ میں آپ کے قرآن مجید گورکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا۔ اس کی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایسی دھار مک لپٹک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت کام لیا ہے۔ میری پراوتھنا دعا ہے کہ ایشور آپ کو بہترین صلہ دے میں نے بہت سی پینکوں (کتب) کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن دھار مک لپٹک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا

سردار سادھو سنگھ صاحب ایس ڈی رحیم یار خان

تر فرماتے ہیں کہ یہ سیر دل میں قرآن شریف پڑھنے کا یہی رشتہ تھا۔ مگر یہی بھاشا میں ہونے کی وجہ سے اپنی خواہش کو پوری نہیں کر سکتا تھا اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورکھی زبان میں کیا ہے جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے جس نے میری خواہش کے اس طرح پورا کیا ہے۔ جس طرح ایک خشک وخت بروقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی سے کام لیا ہے۔ زبان نہایت شستہ ایسے کار نمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے۔ یقیناً آپ کے یہ کارنامہ مذہبی دنیا میں قابلِ تفریح ہے اور مذہب اسلام کے لئے خاص طور پر قابلِ فخر ہے

سردار کروڑا سنگھ صاحب ریاست سٹامپ

نگر و ریاست جہند سے لکھتے ہیں کہ "شریمان جی! میں قرآن مجید گورکھی ترجمہ کو شروع سے آخر تک کمال طور سے پڑھا ہے اور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس مقدس کتاب کا گورکھی ترجمہ کر کے گورکھی دان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ جس کا سہقہ بھی شکریہ ادا کیا جائے کہ ہے"

محنت و سوا رام صاحب کبیر پتھی

راجہ جنگ خلیہ لاہور سے لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا گورکھی ترجمہ پڑھا۔ یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے آپ نے گورکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا بھاری احسان کیا ہو۔ آپ کو اس کا اجر خدای ہی دے سکتا ہے جو انتہیت (نہایت ہی) دیا ہو (رحمن) اور کرپالو (رحیم) ہے وہ سارا کیا دے گا؟ یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چلیے مسمیٰ ساون کو منگو کر دیا ہے۔ خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے

جناب سردار نتھ سنگھ صاحب پشور لہ سیانہ

بوساطت جناب شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اس گورکھی ترجمہ کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے اس کے مطالعہ انسان کو دلیرانہ خاص روحانی اثر پڑتا ہے اور جس جانفشانی اور محنت کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے اس کا اندازہ کوئی پڑھنے سے ہی لگا سکتا ہے

قرآن مجید کا گورکھی ترجمہ اور آریہ ریس

آریہ مسافر لاہور اپنے مارچ ۱۹۳۷ء کے اشویں لکھتے ہیں کہ۔۔۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے ساتھ قرآن مجید کا گورکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے۔ مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا ہے ترجمہ واقعی عام فہم اور شیخ صاحب کی کوشش قابلِ داد ہے

نور سیکرٹری

نور سیکرٹری نے مخالف کے منہ سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے

قرآن مجید گورکھی ترجمہ کا ہدیہ دو روپے ہے

یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ نے ملاحظہ فرما چکے ہیں سائز ۱۰x۱۲ صفحات ۲۸ کے کاغذ عمدہ چھپائی نہایت نفیس جلد سنہری گھڑی لاگت پانچ روپے تبلیغی نقطہ خیال سے برائے نام ہدیہ دورویہ محصول ڈاک تیرہ آئے۔ تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ دوست جلدی درخواستیں بھیجیں۔ ورنہ یہ سنہری موقع ہاتھ نہیں آئیگا ایک دوست نے اس کا فرس کچھ روپیہ بھیجا ہے۔ چند جلدیں میں خصوصاً لڑک پر بھیجی جائیں گی۔ جن کی درخواستیں ہدیہ آئیں گی انھیں ترجیح دے گی۔ بہتر ہو کہ اگر کٹ لٹ لٹاؤ میں بھیجے جائیں اس میں کفایت رہے گی۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نورایت سنر کی تیر بہدت و شہرہ آفاق دوا

اکسیر البیدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا

بلاشبہ کمزوری اور بھاری سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج ہی اکسیر البیدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں ہی انگ، اعضا میں ہی رنگ، دماغ میں ہی جملہ فانی پیدا کرتا، کمزوروں کو زور اور زور اور کمزور کو نامرد و کمزور اور مرد کو جوان مرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (پنچ روپے) محصول ڈاک علاوہ جناب ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمتی ڈاک خانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے جسم میں جبکہ خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البیدن کے ذریعہ سب کو آرام آ گیا۔ آپ جس دیانت داری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے۔ ان کے اثرات اس قدریت سے بے انتہا بلند ہیں۔

دنیا میں تو مٹی مسموم کی ہی دھوم مچ رہی ہے

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ مٹی مسموم جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ صنعت بصر، گھرے، جلن، جالہ، بھولا، حارش چشم، پانی بہنا، دھند، عیار، چربال، ناخونہ، گوماغنی، رتوند، ابتدائی مویا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں کی طرح بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (دو روپے) محصول ڈاک علاوہ ایک سو چھ صاحب بہادر نے بہت سارے مہم وقت فقیر کیا جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنسولمنٹ سپرنٹنڈنٹ جیپاؤٹی فیروز پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ ”ایک مٹی مسموم ایک سبب جی صاحب بہادر کو استعمال کرایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کی مٹی مسموم کے گردید ہی ہو گئے ہیں۔ اب وہ غریب بھوکا ریسر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ ٹشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدین خط ہذا بذریعہ وی بی جیلد بھیج دیجئے۔“

اکسیر اکسیر جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البیدن کے علاوہ

اس میں حسب ذیل جزاء شامل ہیں۔ مٹی مسموم کا کشتہ کمزوری، عینر، یوہمین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک لاشانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ صنعت دل، صنعت دماغ، صنعت اعصاب، صنعت ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن سر کا جھکنا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی، سستی، اداسی ذرا سے کام سے دل کا پھٹنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریاں کے لئے یہ اکسیر بخندہ تعالیٰ آخری اور بھاری دوا ہے۔ لاکٹ کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایکٹ کی خوراک کی قیمت بیس روپے (بیس روپے) محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکسیر سے ۴۵ سالہ ۸ سالہ نوجوان بن گیا جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسٹنڈنٹ سرجن فورٹ لاہور ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ”اکسیر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ نے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۴۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی اور دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو نیکڑوں مقوی ادویہ کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی ہے جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔“ (کسی اکسیر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں دیتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔)

تریاق عظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں، جیکبوں کی ضرورت ہے۔ بے نیاز نہ رہتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کی پاٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جگہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق انداز کے درد، معدے کے درد، جگر کے درد وغیرہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدت ہے۔

ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی بخار، سفیدہ، بھمبی کے لئے اکسیر

فقیر کو تھناہ قریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پر جہ ترکیب میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے (دو روپے) محصول ڈاک علاوہ تریاق اعظم سے جاں بلب مرض کو شفا ہو گئی! جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپنا ریتہ زبردستی آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ”میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اس کی جگہ بھی قبولیت کروں کہ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ میرے بڑے بچے میں ایک جان بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوئی۔ اور ایسی مثالیں ہزاروں ہیں۔ جن میں آٹھ وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدت ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاس جلد بذریعہ وی بی بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔“

اکسیر بوا سیر

یہ نامراد موزی مرض انسان کا خون پورے رنگ کی تلخ کر دیتا ہے اس کی مصیبت کو کچھ ہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو بھاری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ وہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیت و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے دس آنے (تین روپے) محصول ڈاک علاوہ

تین شیشی اور زکے

جناب بابو محمد سالم صاحب ہڈی ٹکڑا اچھا پور تواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے ہی اکسیر بوا سیر نامی دوا منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہذا بدین خط ہذا تین شیشی اکسیر بوا سیر اور بذریعہ وی بی بھیج کر شکریہ کا موقع دیجئے۔“

اکسیر جکھان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام ”اکسیر جکھان“ رکھا گیا ہے۔ اسمال ہرقم بچپن اور بچوں کو کھان وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل از دی تیر بہدت ہے۔ سبز رنگ کے اسمال اور سوکھان وغیرہ سے اکثر بچے

صانع ہو جاتے یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمروالوں کے لئے بھی اسہان بخش و غیرہ میں یہ بہت مفید قیمت فی شیشی صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پودلہ ط میلہ دانت جملہ بیماریوں کا کھر ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انھیں فولاد کی طرح چمکانا اور بونے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی بہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہوگی روپے محصول ڈاک علاوہ

رق زندی گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کا کسی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکرانا۔ آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت سارے سے دکھائی دیتے بے چینی۔ گھبراہٹ۔ بستی اور اسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کیلئے چارہ اشد دوا نعمت غیر مترقیہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دے گا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر معدہ ہبقتہ۔ ہبختی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اچھا رہ باؤگاہ۔ پیٹ کا گرگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم اسہال۔ ریا۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیرہدہ ہے۔ دودھ بھی پکھن۔ بالائی۔ اندے وغیرہ مفید کرنے کا بہترین ذریعہ ہے دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے۔ کمزور اور راعی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی پھر داک قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو کھجور پتھر تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھبراہٹ کا پانچا نہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں

دم آجاتا ہے یہی حال معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی چھاروڑا اکھاڑی احتمال سمجھو صحت کا بھیرہ قیمت مکفید گولی دو روپے محصول ڈاک علاوہ

اقیون چھڑا گولیاں اقیون بہت بڑی بلا ہے۔ روپے کے خرچہ کے یہ انسانی صحت بھی متناہس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھڑنا بہت مشکل ہو گیا۔ اس انشا اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت مکفید گولی دو روپے محصول ڈاک علاوہ

بیش سالہ اقیون کھانے کی وبا سے نجات مل گئی۔ کیم جناب نور احمد خان صاحب گورنمنٹ کنگز کیمبرلیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی مرسلہ اقیون چھڑا گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں یہ صاحب بیش سال سے اقیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے۔ ان کا اقیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہو لہذا مکفید گولیاں بد میں خطبات بھیجے

اکسیر سیرم اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ ہوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے جتنی کہ مریض کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ اگر دمہ کے بیمار کو زندہ درگور کر دیا جائے تو یہ صحیح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس موزی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت مشاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر سیرم نامی دوا تیار کی ہے جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس خالص مرض سے چھٹکارا کر دیتی ہے۔ قیمت صرف تین روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خان صاحب لائیس کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سالانہ جلسہ پر جو آپ سے اکسیر دمہ، اکسیر البدن اور اکسیر کبر لایا۔ استعمال کیا۔ حیران رہ جاتا ہوں اور خیال پر خیال آتا کہ یہ نسخے آپ نے کہاں سے حاصل کئے۔ اگر میں پورا بیان کروں تو انشاء اللہ فطاک بھی سرسجود ہو جائے بلاشبہ آپ کی ادویہ کے بھتی ہوئی شمع پوری طاقت سے روشن ہو جاتی ہے۔ ان کی خوبیاں صرف استعمال سے ظاہر ہو گئی ہیں الفاظ میں کیسے بیان سوں۔ آپ کی محنت اور کوشش پر بیا ختم جزا اللہ احسن الجزا کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ان بے نظیر

نواد کے سامنے قیمت کی کوئی حقیقت نہیں رسالہ جلتے پر جو لکھا لیفت اور عوارض عرض کئے تھے۔ الحمد للہ وہ سب جاتے رہے۔ اب میں پوری صحت سے ہتاش ہتاش ہوں۔

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی **اکسیر جریان** خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر کھن کی طرح انسانی صحت کا تیا اس کو تیا ہے۔ سر میں درد طبیعت سرد چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتا یا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربے بعد اس موزی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک عجیب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر محض یہاں تک ہمدردی کا خاطر اس کی قیمت تین روپے رکھی جاتی ہے محصول ڈاک علاوہ۔

بیش سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی جناب ہمدی خان صاحب کھال ڈاکٹر خانہ ذوال ضلع جلم نکھتے ہیں کہ جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بیس سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کے لئے آپ کو خراج تحسین

جب رات کو ان نیشی نیند سو رہا ہو تو کھن **چھٹکریوٹ** پھر دل کے کانٹے سے جو بے چینی ہوتی ہے وہ کی شرح کی محتاج نہیں۔ پھر اس کے کانٹے سے طیرا۔ خبر، جیسا موزی لوگ جوان دن کو زندہ درگور نہا دیتا ہو لگتا ہے ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جس کی بو سے پھر اس طرح بھاگتا ہے جس طرح لاکھوں سے شیطان اس کے جذبہ طرے بدن پر مل تھے اور بے گھر میٹھی نیند آرام کھچے۔ سو اونس کی شیشی جو غاصی مدد کے لئے کافی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جاکے بال بے صفائی کمال بڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

سب تمام ادویات ملنے کا پتہ

مینجر اور ایڈیٹر نور بلنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے
بجائے پانچ روپے ایک آنہ کے
صرف دو روپے آٹھ آنے

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے
پانچ روپے ایک آنہ کے صرف
دو روپے آٹھ آنے



حضرت بابائناک

رحمۃ اللہ علیہ مذہب یہ وہ جان کتاب
جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید ہرتی پران (۲) چھ پنچان
(۳) تیرتھیا ترا (۴) جینیو (۵) مورتی پوجا (۶) سونک (۷) اوتار (۸) گوپو جا
(۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ لکے شری
گرنتھ صاحب اور بابائناک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت
موصوف نے ان عقائد کی ضرورت دیکھی ہے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو
صاحب دل و جان سے مؤند تھے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز و روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم (۴) حج (۵) قلیلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ہلا نکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیا کرام
اور حضرت بابائناک رحمۃ اللہ علیہ (۹) حضرت بابائناک کے اقوال کا خلا قرآن مجید ہے۔
پچھلے پانچ کتاب میں نہایت مدلل اور مضبوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں
ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھوں کے پسینہ کی جگہ
اپنا خون بہایا۔ اس کتاب کے متعلق ہندوستان کے بہت سی چوٹی کے اخبارات نے زبردست رپورٹ
میں یہ ظاہر کیا کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے یہ ایک بہترین کتاب ہے۔
قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

اتحاد ہو سکتے تو مسلمانوں سے ہی۔
سکھ دوستوں کو دینے کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔
قیمت صرف آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ہندو دہرم کی حقیقت آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کا
متعلق بہت ہی کم لکھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اس قابل قدر کتاب نے
ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس امر کے آثار کتاب میں حسب ذیل مضامین
میں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسکہ اوتار
(۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگت کے اوتار (۶) ایشور بھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے
کے روپ میں (۸) ایشور سور کے روپ میں (۹) ایشور یادو کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑ
والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دو اپریک کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۴) بدھ اوتار
(۱۵) صداقت اسلام پر مذمت دینا مذہب کو اپنی وغیرہ وغیرہ۔ گویا ہندوؤں کی وہ کتب
جو ہزار ہا اوراق پر چھپی ہوئی ہیں۔ اور آج تک ان میں درج شدہ مضامین کی بھٹک تک بھی
مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی۔ یہ ان جگہ کتب کا پورے قیمت لکھ دیا ہے کہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ
مارچ ۲۳ء میں حکم آریوں کی طرف سے راجپوتانہ

آریہ مذہب کی حقیقت

اس وقت یہ کتاب ارتداد کی دیا کو روکنے کے لئے بہترین ذریعہ ثابت ہوئی تھی۔ اس کی تاثیر
اور اس کی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلم آؤٹ لک۔ زمیندار سیاست
وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ یہ
ان سب پر فائق ہے۔ مجھ سے اجازت لے کر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں
اس کا ترجمہ کیا۔ اب مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے۔ پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا
اب ۱۰۸ ہے۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ ہے۔ قیمت غیر مجملہ چھ آنے۔ جو
تقریباً اصل لاگت ہے۔ ضرورت ہے کہ اس مجرب اور تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت
وسیع پیمانہ پر ہو۔ اس لئے اس کی قیمت اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

گائے اور سکھ دہرم ارگورو کی بانی (گورو مکی میں) ار

ان آٹھ کتب کا سٹ

جس کی قیمت پانچ روپے ایک آنہ ہوتی ہے اکٹھا خریدنے والوں سے صرف دو روپے
آٹھ آنے (دعوت) محصول ڈاک علاوہ۔

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس میں سکھوں کی
زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہزاروں وقت میں کام آتے رہے۔ سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے
اپنا خون بہایا۔ سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر شکل میں سہہ سہہ۔ یہ رسالہ مسند قبول ہوا
کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے خرید لیا۔ ضرورت ہے کہ ایسا رسالہ نہایت وسیع
پیمانہ پر شائع ہو تاکہ ہمارے سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں قیمت ۴۰ محصول ڈاک علاوہ
یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا وہ لیکچر ہے جو گزشتہ سے پیرستہ سال
سکھ اور مسلمان مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا۔ اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت
میں شائع کیا گیا۔ یہ لیکچر مسند قبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ
فروخت ہو گیا۔ اور اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے۔ سکھوں میں تبلیغ کے لئے
بہترین حربہ ہے۔ قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ
یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے۔ جو انجمن حمایت اسلام
سکھ مسلم اتحاد لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا۔ جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے
سنایا۔ اب دوستوں کے اصرار پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں زرگو
گرنتھ صاحب اور دیگر تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کا اگر مضبوط قدموں پر

میجر اخبار نور نور بلڈنگ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)